ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا
فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا‌ ؕ
بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ۝
(آل عمران:170)

ترجمہ: اور جولوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو ہرگز مردے گمان نہ کر۔ بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے ربّ کے ہاں رزق عطا کیا جارہا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 69

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 4-5

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

27/جمادی الاوّل-4/جمادی الثانی 1441 ہجری قمری • 23-30 صلح 1399 ہجری شمسی • 23-30/جنوری 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/جنوری 2020 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اخلاق سے مراد خدائے تعالیٰ کی رضا جوئی کا حصول ہے، اس لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی کے موافق اپنی زندگی بنانے کی کوشش کرے یہ اخلاق بطور بنیاد کے ہیں، اگر وہ متزلزل رہے تو اس پر عمارت نہیں بنا سکتے، اخلاق ایک اینٹ پر دوسری اینٹ کا رکھنا ہے، اگر ایک اینٹ ٹیڑھی ہو تو ساری دیوار ٹیڑھی ہی رہتی ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا

مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا، وہ جھوٹا ہے۔ بچہ کی مثال جو میں نے بیان کی ہے وہ دعا کی فلاسفی خوب حل کر کے دکھاتی ہے۔ رحمانیت اور رحیمیت دو نہیں ہیں۔ پس جو ایک کو چھوڑ کر دوسری کو چاہتا ہے اسے مل نہیں سکتا۔ رحمانیت کا تقاضہ یہی ہے کہ وہ ہم میں رحیمیت سے فیض اٹھانے کی سکت پیدا کرے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ کافرِ نعمت ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کے یہی معنی ہیں کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں ان ظاہری سامانوں اور اسباب کی رعایت سے جو تُو نے عطا کئے ہیں۔ دیکھو یہ زبان جو عروق اور اعصاب سے خَلق کی ہے اگر ایسی نہ ہوتی تو ہم بول نہ سکتے۔ ایسی زبان دعا کے واسطے عطا کی جو قلب کے خیالات تک کو ظاہر کر سکے۔ اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں تو یہ ہماری شوربختی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر وہ زبان کو لگ جاویں تو یکدفعہ ہی زبان اپنا کام چھوڑ بیٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان گونگا ہو جاتا ہے۔ پس یہ کیسی رحیمیت ہے کہ ہم کو زبان دے رکھی ہے۔ ایسا ہی کانوں کی بناوٹ میں فرق آ جاوے تو خاک بھی سنائی نہ دے۔ ایسا ہی قلب کا حال ہے۔ وہ جو خشوع وخضوع کی حالت رکھی ہے اور سوچنے اور تفکر کی قوتیں رکھی ہیں اگر بیماری آ جاوے تو وہ سب قریباً بیکار ہو جاتی ہیں۔ مجنونوں کو دیکھو کہ ان کے قویٰ کیسے بیکار ہو جاتے ہیں۔ تو پس کیا یہ ہم کو لازم نہیں کہ ان خداداد نعمتوں کی قدر کریں؟ اگر ان قویٰ کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل سے ہم کو عطا کئے ہیں بیکار چھوڑ دیں تو لاریب ہم کافر نعمت ہیں۔ پس یاد رکھو کہ اگر اپنی قوتوں اور طاقتوں کو معطل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں تو یہ دعا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی کیونکہ جب ہم نے پہلے عطیہ ہی سے کچھ کام نہیں لیا تو دوسرے کو کب اپنے لئے مفید اور کارآمد بنا سکیں گے۔

سچی بصیرت مانگنے کی ہدایت

پس اِیَّاکَ نَعۡبُدُ یہ بتلا رہا ہے کہ اے رب العالمین! تیرے پہلے عطیہ کو بھی ہم نے بیکار اور برباد نہیں کیا۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ انسان خدائے تعالیٰ سے سچی بصیرت مانگے۔ کیونکہ اگر اس کا فضل اور کرم دستگیری نہ کرے تو عاجز انسان ایسی تاریکی اور اندھکار میں پھنسا ہوا ہے کہ وہ دعا ہی نہیں کر سکتا۔ پس جب تک انسان خدا کے اس فضل کو جو رحمانیت کے فیضان سے اسے پہنچا ہے کام میں لا کر دعا نہ مانگے کوئی نتیجہ بہتر نہیں نکال سکتا۔

میں نے عرصہ ہوا انگریزی قانون میں یہ دیکھا تھا کہ تقاوی کے لئے پہلے کچھ سامان دکھانا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح سے قانون قدرت کی طرف دیکھو کہ جو کچھ ہم کو پہلے ملا ہے اس سے کیا بنایا؟ اگر عقل و ہوش، آنکھ، کان رکھتے ہوئے نہیں بہکے ہو اور حمق اور دیوانگی کی طرف نہیں گئے تو دعا کرو اور بھی فیض الٰہی ملے گا، ورنہ محرومی اور بدقسمتی کے لچھن ہیں۔

حکمت کے معنی

بسا اوقات ہمارے دوستوں کو عیسائیوں سے واسطہ پڑے گا۔ وہ دیکھیں گے کہ کوئی بھی بات نادانوں میں ایسی نہیں جو حکیم خدا کی طرف منسوب ہو سکے۔ حکمت کے معنی کیا ہیں؟ وَضۡعُ الشَّیۡءِ فِیۡ مَحَلِّہٖ مگر ان میں دیکھو گے کہ کوئی فعل اور حکم بھی اس کا مصداق نظر نہیں آتا۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ پر جب ہم پُرغور نظر کرتے ہیں تو اِشارۃُ النّص کے طور پر پتا لگتا ہے کہ بظاہر تو اس سے دعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے کہ صِرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی ہدایت مانگنے کی تعلیم ہے لیکن اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اس کے سر پر بتلا رہا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھاویں یعنی راہ راست کے منازل کے لئے قوائے سلیم سے کام لے کر استعانت الٰہی کو مانگنا چاہیے۔

اخلاق سے کیا مراد ہے

اب سوچنا چاہیے کہ وہ کونسی باتیں ہیں جو مانگنی چاہئیں۔ اول اخلاق جو انسان کو انسان بناتا ہے۔ اخلاق سے کوئی صرف نرمی کرنا ہی مراد نہ لے لے۔ خَلق اور خُلق دو لفظ ہیں جو بالمقابل معنوں پر دلالت کرتے ہیں۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ جیسے کان، ناک یہاں تک کہ بال وغیرہ بھی سب خَلق میں شامل ہیں اور خُلق باطنی پیدائش کا نام ہے۔ ایسا ہی باطنی قویٰ جو انسان اور غیر انسان میں مابہ الامتیاز ہیں وہ سب خُلق میں داخل ہیں۔ یہاں تک کہ عقل فکر وغیرہ تمام قوتیں خُلق ہی میں داخل ہیں۔

خُلق سے انسان اپنی انسانیت کو درست کرتا ہے۔ اگر انسانوں کے فرائض نہ ہوں تو فرض کرنا پڑے گا کہ آدمی ہے؟ گدھا ہے؟ یا کیا ہے؟ جب خُلق میں فرق آ جاوے تو صورت ہی رہتی ہے۔ مثلاً عقل ماری جاوے تو مجنون کہلاتا ہے صرف ظاہری صورت سے ہی انسان کہلاتا ہے۔ پس اخلاق سے مراد خدائے تعالیٰ کی رضا جوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں مجسم نظر آتی ہے) کا حصول ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی کے موافق اپنی زندگی بنانے کی کوشش کرے۔ یہ اخلاق بطور بنیاد کے ہیں۔ اگر وہ متزلزل رہے تو اس پر عمارت نہیں بنا سکتے۔ اخلاق ایک اینٹ پر دوسری اینٹ کا رکھنا ہے۔ اگر ایک اینٹ ٹیڑھی ہو تو ساری دیوار ٹیڑھی ہی رہتی ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج — تا ثریا مے رود دیوار کج

ان باتوں کو نہایت توجہ سے سننا چاہیے۔ اکثر آدمیوں کو میں نے دیکھا اور غور سے مطالعہ کیا ہے کہ بعض سخاوت تو کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی غصہ ور اور زُود رنج ہیں۔ بعض حلیم تو ہیں لیکن بخیل ہیں، بعض غضب اور طیش کی حالت میں ڈنڈے مار مار کر گھائل کر دیتے ہیں مگر تواضع اور انکسار نام کو نہیں۔ بعض کو دیکھا ہے کہ تواضع اور انکسار تو ان میں پرلے درجہ کا ہے مگر شجاعت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ طاعون اور ہیضہ کا نام بھی سن لیں تو دست لگ جاتے ہیں۔ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو ایسے طور پر شجاعت نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں۔ صحابہ کرامؓ میں بھی بعض ایسے تھے کہ ان کو لڑائی کی قوت اور جانچ نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو معذور رکھتے تھے۔ یہ اخلاق بہت ہیں۔ میں نے جلسہ مذاہب کی تقریر میں ان سب کو واضح طور پر اور مفصل بیان کیا ہے۔ ہر انسان جامع صفات بھی نہیں اور بالکل محروم بھی نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 112 تا 114، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

لوگ دنیا میں اسلام کے خلاف بہت پراپیگنڈہ کرتے ہیں، آپ کے خلیفہ نے آج ان سب کا زبردست جواب دیا ہے

مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ ان کو تو اپنے عقیدہ اور ایمان کے بارہ میں علم نہیں، ان کو آپ کے خلیفہ سے اسلام سیکھنا چاہیے

(ایک غیر احمدی مسلمان مرتضیٰ صاحب)

مجھے آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ آپ لوگ ہی حقیقی اور اصل مسلمان ہیں

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں، وہ بالکل غلط کہتے ہیں

لوگ فرانس میں اسلام سے، مسلمانوں سے ڈرتے ہیں، ہمیں پتہ نہیں تھا کہ ہم کس طرح اس کا دفاع کریں

آج خلیفۃ المسیح نے بہت عمدہ طریق سے اسلام کا دفاع کیا ہے

(مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی مہمان سفیان صاحب)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کے بعد مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

یہ بات یقینی ہے کہ اب غلبہ اسلام مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی ہونا ہے

عجیب عجیب طریقوں سے اللہ تعالیٰ لوگوں کی رہنمائی فرما رہا ہے، اور لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں

لیکن اگر ہم جو پرانے احمدی ہیں ان برکتوں کا حصہ بننا چاہتے ہیں جو اس سے وابستہ ہیں تو ہمیں بھی اس پیغام کے پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا، جو نئے آنے والے ہیں ان برکتوں سے فیض پانے کیلئے اس پیغام کو جوان کی اصلاح کا باعث بنا، دوسروں تک پہنچانا چاہئے اور تبلیغ کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

جلسہ سالانہ فرانس سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

5؍اکتوبر 2019 (بروز ہفتہ) بقیہ رپورٹ
مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطاب نے غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بعض مہمان اپنے جذبات کا اظہار کیے بغیر نہ رہ سکے۔

☆اس علاقہ کے میئر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب میں بدھ کے دن خلیفۃ المسیح کے استقبال کیلئے یہاں آیا تھا تو جس بات نے سب سے زیادہ مجھے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ خلیفۃ المسیح بہت ہی سکون اپنے اندر رکھتے ہیں۔ آج دنیا بھاگ دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ کیا سیاسی لیڈر اور کیا مذہبی لیڈرز سب بے چینی میں مبتلا ہیں۔ لیکن خلیفۃ المسیح باوجود اس کے کہ لمبا سفر کر کے آئے تھے۔ بہت پرسکون تھے اور بہت مسکراتے ہوئے ملے۔

☆ایک مہمان خاتون Alfonsina Bellio صاحبہ جو پیشہ کے اعتبار سے Anthropologist ہیں، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ جب خلیفہ نے یہ بات کی کہ وہ فرانس میں جو مختلف حملے ہوئے ہیں ان کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے واضح کر دیا کہ اسلام کا ایسے حملوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خلیفۃ المسیح امن پسند اور کھلے ذہن کے مالک ہیں اور رواداری کو فروغ دیتے ہیں۔

آپ نے اسلام کی جو حقیقی تصویر پیش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آسانی سے مغربی دنیا میں Integrate ہو سکتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ مغربی دنیا میں اسلام کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے، مسلمان باہم مل کر نہیں رہ سکتے وہ غلط کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آج کی تقریر سننی چاہیے۔

☆ایک غیر احمدی مسلمان مرتضیٰ صاحب جن کا تعلق ایران سے ہے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہیں آج احمدیہ کمیونٹی اور خلیفۃ المسیح کے سٹیٹس کا پہلی مرتبہ علم ہوا ہے۔ لوگ دنیا میں اسلام کے خلاف بہت پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ آپ کے خلیفہ نے آج ان سب کا زبردست جواب دیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ ان کو تو اپنے عقیدہ اور ایمان کے بارہ میں علم نہیں۔ ان کو آپ کے خلیفہ سے اسلام سیکھنا چاہیے۔ خلیفہ نے آج واضح کر دیا ہے کہ جہاد اصل میں کیا ہے اور آج کس طرح اس کی غلط تشریحات کی جا رہی ہیں۔ خلیفہ نے اسلام کے ابتدائی دور کے واقعات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو واقعات پیش کیے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اتنا پر حکمت خطاب سنا ہے۔

☆مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی مہمان سفیان صاحب بیان کرتے ہیں۔ مجھے آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ آپ لوگ ہی حقیقی اور اصل مسلمان ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ وہ بالکل غلط کہتے ہیں۔ مولویوں نے جو مجھے بچپن سے احمدیوں کے بارہ میں سکھایا تھا وہ سب جھوٹ تھا۔ لوگ فرانس میں اسلام سے، مسلمانوں سے ڈرتے ہیں۔ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ ہم کس طرح اس کا دفاع کریں۔ آج خلیفۃ المسیح نے بہت عمدہ طریق سے دفاع کیا ہے۔

☆ایک عیسائی مہمان Jacob صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ایسے پروگراموں کی دنیا میں بہت ضرورت ہے۔ آپ کے خلیفہ مختلف اقوام اور مذاہب میں جو آپس کے فاصلے ہیں، ان کو گرا رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیں یہ سمجھایا ہے کہ جو دہشت گرد ہیں ان کے سیاسی مقاصد ہوتے ہیں۔ مذہب ایک اچھی چیز ہے۔ مذہب سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ خلیفہ نے بار بار آزادی کی بات کی ہے۔ یہ فرانس کے لوگوں کے لیے ایک نئی بات ہے۔ فرانس کے لوگوں میں اسلام کے بارہ میں بالکل اور سوچ ہے۔

☆ایک مہمان Maxine Onfray صاحب جو تھنک ٹینک میں کام کرتے ہیں کہنے لگے کہ آج میری زندگی کا بہت پیارا دن ہے جس میں مَیں نے خلیفۃ المسیح کو براہ راست سنا ہے اور دیکھا ہے۔ آپ کے خلیفہ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ اس وقت ہم ایک ایسے اندھیرے دور سے گزر رہے ہیں جس میں نفرت پائی جاتی ہے۔ لیکن ساتھ ہمیں یہ بھی سمجھا دیا کہ یہ سب کچھ مذہب کی وجہ سے نہیں ہے اور لوگوں کو اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خلیفہ نے جو یہ کہا ہے کہ مذہب کو شدت پسند لوگوں نے Hi jack کر لیا ہے اور اسے اپنے سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ بالکل درست کہا ہے۔ میں اس سے متفق ہوں۔

جب مہمان حضور انور کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد تصاویر بنوا رہے تھے تو اس وقت ایک خاتون جن کا تعلق کوریا سے تھا اس نے بھی تصویر کی درخواست کی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ عرض کرتی۔ حضور انور نے فرمایا آپ کا تعلق کوریا سے ہے۔ یہ الفاظ سنتے ہی وہ عورت حیرت سے اچھل پڑی کہ حضور کو کیسے علم ہوا کہ میرا تعلق کوریا سے ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے روایتی انداز میں ہاتھ جوڑتے ہوئے اور جھکتے ہوئے بتایا کہ اس کا تعلق کوریا سے ہے۔ بعد ازاں اس نے تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

......☆......☆......☆......

6؍اکتوبر 2019ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 45 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ فرانس کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور بیعت کی تقریب ہوئی۔ بیعت کی یہ تقریب MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر کے ممالک میں براہ راست نشر ہوئی اور دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں نے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر الجزائر، مراکش، بورکینا فاسو، ماریشس، تیونس، فرانس، کیمرون، جزائر قموروز، ترکی اور کیلیڈونیا سے تعلق رکھنے والے 11؍افراد نے بیعت کی

بقیہ رپورٹ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کسی مخصوص کھانے کا کبھی حکم دیا ہو اور پھر وہ آپؐ کے لیے تیار کیا گیا ہو اور نہ ہی ہم نے کبھی یہ دیکھا کہ آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا ہو اور آپؐ نے اس میں عیب نکالا ہو

صدقہ اور خیرات اور غریبوں کی مدد میں کھلا دل رکھنے والے بدری صحابی حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ کا بیان

غزوۂ ابواء، غزوۂ بدر و اُحد اور غزوۂ حمراء الاسد کے واقعات کا مختصر تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 دسمبر 2019ء بمطابق 27 فتح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، (سرے) لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

گزشتہ خطبے میں حضرت سعد بن عُبادہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ ان کے بارے میں آج مزید کچھ بیان کروں گا۔

حضرت سعد بن عُبادہ بیعتِ عَقَبہ ثانیہ کے موقعے پر بنائے جانے والے بارہ نُقَباء میں سے ایک تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 461 سعد بن عُبادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

ان کے بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں بیان کیا ہے کہ ''قبیلہ خزرج کے خاندان بنوسَاعِدہ سے تھے اور تمام قبیلہ خزرج کے رئیس تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ممتاز ترین انصار میں شمار ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ آنحضرتؐ کی وفات پر بعض انصار نے انہی کو خلافت کے لیے پیش کیا تھا۔'' یعنی انصار میں سے جو نام پیش ہوا تھا وہ ان کا نام تھا۔ ''...... حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔'' (سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 230)

حضرت سعد بن عُبادہؓ، مُنذِر بن عَمروؓ اور ابودجانہؓ، یہ تین اشخاص تھے انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو ان سب نے اپنے قبیلہ بنوساعِدہ کے بت توڑ ڈالے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 461 سعد بن عُبادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

ہجرتِ مدینہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بنوساعِدہ کے گھروں کے پاس سے گزرے تو حضرت سَعد بن عُبادہؓ اور حضرت مُنذِر بن عَمروؓ اور حضرت ابودجانہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ! آپؐ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ ہمارے پاس عزت ہے۔ دولت، قوت اور مضبوطی ہے۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ نے یہ بھی عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! میری قوم میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کے کھجوروں کے باغات مجھ سے زیادہ ہوں اور اس کے کنویں مجھ سے زیادہ ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ دولت، قوت اور کثیر تعداد بھی ہو۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوثابت! اس اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو، یہ مامور ہے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 3 صفحہ 272 الباب السادس فی قدومہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطن المدینۃ ....، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) یہ اپنی مرضی سے کہیں جائے گی۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ قبیلہ بنوساعِدہ کے نقیب تھے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا کہ جو نقیب مقرر کیے گئے تھے ان میں ان کا بھی نام تھا۔

کہا جاتا ہے کہ قبیلہ اوس اور خزرج میں ایسا کوئی گھر نہ تھا جس میں چار شخص پے در پے فیاض ہوں۔ بڑے کھلے دل کے ہوں سوائے دُلیم کے، پھر اس کے بیٹے عُبادہ کے، پھر اس کے بیٹے سعد کے، پھر اس کے بیٹے قیس کے۔ دُلیم اور اس کے اہلِ خانہ کی سخاوت کے بارے میں بہت سی اچھی خبریں مشہور تھیں۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 441، سعد بن عُبادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو سعدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روزانہ ایک بڑا پیالہ بھیجتے جس میں گوشت اور ثرید، گوشت میں پکے ہوئے روٹی کے ٹکڑے یا دودھ کا ثرید یا سرکے اور زیتون کا ثرید یا چربی کا پیالہ بھیجتے اور زیادہ تر گوشت کا پیالہ ہی ہوتا تھا۔ سعد کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپؐ کی ازواجِ مطہرات کے گھروں میں چکر لگایا کرتا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 461 سعد بن عُبادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) یعنی یہ کھانا تھا جو مختلف ازواج کے لیے جایا کرتا تھا۔ بعض روایات ایسی بھی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ایسے دن بھی آتے تھے کہ کھانا نہیں ہوتا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب الھبۃ وفضلھا...... باب فضل الھبۃ حدیث 2567)

ہوسکتا ہے کہ یہ روزانہ نہیں اکثر بھیجتے ہوں یا شروع میں بھیجتے ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سخاوت کی وجہ سے، غریبوں کے خیال کی وجہ سے بعض اوقات انہیں غرباء میں تقسیم کر دیتے ہوں، مہمانوں کو کھلا دیتے ہوں اس لیے اپنے گھر میں کچھ نہیں ہوتا تھا۔

بہرحال ایک روایت اَور ہے، حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ہاں قیام فرمایا تو آپؐ کے ہاں کوئی ہدیہ نہیں آیا۔ پہلا ہدیہ جو میں آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تھا وہ ایک پیالہ تھا جس میں گندم کی روٹی کی ثرید، گوشت اور دودھ تھا۔ میں نے اسے آپؐ کے سامنے پیش کیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہؐ! یہ پیالہ میری والدہ نے آپؐ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اس میں برکت ڈالے اور آپؐ نے اپنے صحابہ کو بلایا تو انہوں نے بھی اس میں سے کھایا۔ کہتے ہیں مَیں ابھی دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ سعد بن عُبادہؓ بھی ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جسے ان کا غلام اپنے سر پر اٹھائے ہوئے تھا۔ وہ کافی بڑا تھا۔ میں حضرت ابوایوبؓ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس پیالے کا کپڑا اٹھایا تا کہ میں اسے دیکھوں تو میں نے ثرید دیکھی جس میں ہڈیاں تھیں۔ اس غلام نے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت زیدؓ کہتے ہیں کہ ہم بنو مالک بن نجار کے گھروں میں رہتے تھے۔ ہم میں سے تین یا چار افراد ہر رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری کھانا لے کر حاضر ہوتے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ماہ حضرت ابوایوب انصاری کے گھر میں قیام فرمایا۔ ان ایام میں حضرت سعد بن عُبادہؓ اور حضرت اَسعد بن زُرارہؓ کا پیالہ ہر روز آپؐ کی خدمت میں آتا تھا اور اس میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ یہاں کچھ وضاحت بھی ہو گئی کہ شروع میں روزانہ کھانا آتا تھا۔ سات مہینے تک باقاعدہ آتا رہا۔ اس کے بعد بھی آتا ہو گا لیکن شاید اس باقاعدگی سے نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ اسی کے متعلق جب حضرت ام ایوبؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے ہاں قیام فرمایا تھا اس لیے آپ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ پسندیدہ کھانا کون سا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کسی مخصوص کھانے کا کبھی حکم دیا ہو اور پھر وہ آپؐ کے لیے تیار کیا گیا ہو اور نہ ہی ہم نے کبھی یہ دیکھا کہ آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا ہو اور آپؐ نے اس میں عیب نکالا ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب نے مجھے بتایا کہ ایک رات حضرت سعد بن عُبادہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ بھجوایا جس میں طَفَیْشَل تھا۔ یہ شوربہ کی ایک قسم ہے۔ آپؐ نے وہ سیر ہو کر پیا اور میں نے اس کے علاوہ آپؐ کو کبھی اس طرح سیر ہو کر پیتے نہیں دیکھا۔ پھر ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ بنایا کرتے تھے۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ لاؤ یا وہ پکاؤ۔ کبھی عیب نہیں نکالا لیکن جو کھانا آتا تھا اس میں سے یہ کھانا آپؐ کو پسند آیا اور آپؐ نے بڑے شوق سے کھایا یا پیا۔ اس کے بعد سے پھر صحابہ کو پتا لگ گیا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند ہے تو اس کے مطابق پھر بناتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے لیے ھَرِیس، مشہور کھانا ہے جو گندم اور گوشت سے بنایا جاتا ہے، یہ بھی بنایا کرتے تھے جو آپؐ کو پسند تھا اور رات کے کھانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانچ سے لے کر سولہ تک افراد ہوتے تھے جس کا انحصار کھانے کی قلت یا کثرت پر ہوتا تھا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 3 صفحہ 275 الباب السادس فی قدومہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطن المدینۃ ......، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 3 صفحہ 279 الباب السادس فی قدومہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطن المدینۃ ......، دار الکتب العلمیہ 1993ء) (لغات الحدیث جلد 4 صفحہ 572 مطبوعہ علی آصف پرنٹرز لاہور 2005ء)

حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے دنوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس مکان میں آپؐ نے سات ماہ تک یا ابن اسحاق کی روایت کے مطابق اور ابن اسحاق کی روایت یہ ہے کہ ماہ صفر 2 ہجری تک قیام فرمایا تھا گویا جب تک مسجد نبوی اور اس کے ساتھ والے حجرے تیار نہیں ہو گئے آپؐ اسی جگہ مقیم رہے۔ ابوایوبؓ آپؐ کی خدمت میں کھانا بھجواتے تھے اور پھر جو کھانا بچ کر آتا تھا وہ حضرت ابوایوبؓ خود کھاتے تھے۔ اور محبت و اخلاص کی وجہ سے اسی جگہ انگلیاں ڈالتے تھے جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا ہوتا۔ دوسرے اصحاب بھی عموماً آپؐ کی خدمت میں کھانا بھیجا کرتے تھے۔ چنانچہ ان لوگوں میں سعد بن عُبادہؓ رئیس قبیلہ خزرج کا نام تاریخ میں خاص طور پر مذکور ہوا ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 268)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عُبادہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض

کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ ہمارے گھر تشریف لائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعدؓ کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت سعدؓ کھجور اور تِل لے آئے پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا پیالہ لائے جس میں سے آپؐ نے پیا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 7 صفحہ 200 الباب الرابع فی أکلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أطعمۃ مختلفۃ، فی أکلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الکسب والسمسم، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

قیس بن سعدؓ، سعد بن عُبادہؓ کے بیٹے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا ’السلام علیکم ورحمۃ اللہ‘۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں کو سلام کیا۔ قیسؓ نے کہا کہ میرے والد سعدؓ نے آہستہ سے جواب دیا۔ قیسؓ نے کہا میں نے ان سے پوچھا، اپنے باپ سے پوچھا کہ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کا نہیں کہیں گے؟ حضرت سعدؓ نے، باپ نے ، بیٹے کو یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر زیادہ سلام کر لینے دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سلام کر کے واپس ہوئے۔ یعنی آپؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا۔ میں نے آہستہ سے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ سلام کریں گے تو اس طرح ہمارے گھر میں سلامتی پہنچے گی۔ بہرحال کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کر کے واپس ہوئے تو پھر سعدؓ آپؐ کے پیچھے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں آپؐ کے سلام کو سنتا اور آپؐ کو آہستہ سے جواب دیتا تا کہ آپؐ ہم پر زیادہ سلام بھیجیں۔ پھر آپؐ سعدؓ کے ہمراہ لَوٹ آئے۔ سعدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کا عرض کیا۔ آپؐ نے غسل فرمایا۔ سعدؓ نے آپؐ کو زعفران یا وَرس جو یمن کے علاقے میں پیدا ہونے والا ایک زرد رنگ کا پودا ہے جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں اس سے رنگا ہوا ایک لحاف دیا۔ آپؐ نے اسے اردگرد لپیٹ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ اے اللہ! اپنے درود اور اپنی رحمت سعد بن عُبادہؓ کی اولاد پر نازل کر۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 2 صفحہ 442۔441 سعد بن عُبادہ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد 2 صفحہ 222 کتاب العلم مطبوعہ دارالفکر بیروت)

یہ روایت حضرت انسؓ سے اس طرح مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عُبادہؓ کے ہاں اندر آنا چاہا، گھر میں جانا چاہا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت سعدؓ نے آہستہ سے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی نہ دیا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سلام کیا اور سعدؓ نے تینوں مرتبہ اسی طرح جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی نہ دیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ حضرت سعدؓ آپؐ کے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ نے جتنی مرتبہ بھی سلام کہا میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اس کا جواب دیا لیکن آپؐ کو نہیں سنایا۔ آپؐ کو میری آواز نہیں آئی۔ میں چاہتا تھا کہ آپؐ کی سلامتی اور برکت کی دعا کثرت سے حاصل کروں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے گئے اور کشمش پیش کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول کرنے کے بعد فرمایا تمہارا کھانا نیک لوگ کھاتے رہیں اور تم پر ملائکہ رحمت کی دعائیں کرتے رہیں اور روزے دار تمہارے ہاں افطاری کرتے رہیں۔ آپؐ نے ان کو دعا دی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 357۔356 مسند انس بن مالک حدیث 12433، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

علامہ ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ اہلِ صفہ جب شام کرتے تو ان میں سے کوئی شخص کسی ایک یا دو کو کھانا کھلانے کیلئے لے جاتا تاہم حضرت سعد بن عُبادہؓ اَسّی اہلِ صفہ کو کھانا کھلانے کیلئے اپنے ساتھ لے جاتے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 3، صفحہ 56، سعد بن عُبادہ، دارلکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

یعنی اکثر یہ ہوتا تھا لیکن ایسی روایات بھی ہیں کہ اہلِ صفہ پر ایسے دن بھی آئے جب ان کو بھوکا بھی رہنا پڑا۔ بہرحال صحابہ عموماً ان غرباء کا خیال رکھا کرتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَر پر بیٹھے ہوتے تھے اور ان کا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے حضرت سَعد بن عُبادہؓ تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تشریف لانے کے ایک سال بعد ماہ صفر میں ابواء، جو مدینہ سے مکے کی شاہراہ پر جُحفہ سے 23 میل دور واقع ہے۔ یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ کی قبر بھی ہے، اس کی طرف کوچ فرمایا۔ آپؐ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں حضرت سعد بن عُبادہؓ کو اپنا جانشین یا امیر مقرر فرمایا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 5 باب غزوۃ الابواء، دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(اٹلس سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 84 مطبوعہ دارالسلام 1424ھ)

غزوۂ ابواء کا دوسرا نام غزوۂ وَدّان بیان کیا جاتا ہے۔ سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے غزوۂ وَدّان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ کبھی تو خود صحابہؓ کو ساتھ لے کر نکلتے تھے اور کبھی کسی صحابی کی امارت میں کوئی دستہ روانہ فرماتے تھے۔ مؤرخین نے ہر دو قسم کی مہموں کو الگ الگ نام دیے ہیں۔ چنانچہ جس مہم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفسِ نفیس شامل ہوئے ہوں اس کا نام مؤرخین غزوہ رکھتے ہیں اور جس میں آپؐ خود شامل نہ ہوئے ہوں اس کا نام سَرِیَّہ یا بَعث رکھا جاتا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ غزوہ اور سَرِیَّہ دونوں میں مخصوص طور پر جہاد بالسیف کی غرض سے نکلنا ضروری نہیں‘‘ ضروری نہیں ہے کہ تلوار کے جہاد کے لیے نکلا جائے۔ ’’بلکہ ہر وہ سفر جس میں آپؐ جنگ کی حالت میں شریک ہوئے ہوں غزوہ کہلاتا ہے خواہ وہ خصوصیت کے ساتھ لڑنے کی غرض سے نہ کیا گیا ہو اور اسی طرح ہر وہ سفر جو آپؐ کے حکم سے کسی جماعت نے کیا ہو مؤرخین کی اصطلاح میں سَرِیَّہ یا بَعث کہلاتا ہے خواہ اس کی غرض وغایت لڑائی نہ ہو لیکن بعض لوگ ناواقفیت سے ہر غزوہ اور سَرِیَّہ کو لڑائی کی مہم سمجھنے لگ جاتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ جہاد بالسیف کی اجازت ہجرت کے دوسرے سال ماہ صفر میں نازل ہوئی۔‘‘ تھی۔ یہ گذشتہ خطبوں میں پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔ ’’چونکہ قریش کے خونی ارادوں اور ان کی خطرناک کارروائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے فوری کارروائی کی ضرورت تھی اس لیے آپؐ اسی ماہ میں مہاجرین کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے مدینہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ روانگی سے قبل آپؐ نے اپنے پیچھے مدینہ میں سعد بن عُبادہؓ رئیس خزرج کو امیر مقرر فرمایا اور مدینہ سے جنوب مغرب کی طرف مکہ کے راستہ پر روانہ ہو گئے اور بالآخر مقام وَدّان تک پہنچے۔‘‘ اس کی یہ تفصیل پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔ ’’اس علاقہ میں قبیلہ بنوضمرہ کے لوگ آباد تھے۔ یہ قبیلہ بنوکنانہ کی ایک شاخ تھا اور اس طرح گویا یہ لوگ قریش کے چچازاد بھائی تھے۔ یہاں پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنوضمرہ کے رئیس کے ساتھ بات چیت کی اور باہم رضا مندی سے آپس میں ایک معاہدہ ہو گیا جس کی شرطیں یہ تھیں کہ بَنُوضَمُرَہ مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور مسلمانوں کے خلاف کسی دشمن کی مدد نہیں کریں گے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو‘‘ یعنی بَنُوضَمُرَہ کو ’’مسلمانوں کی مدد کے لیے بلائیں گے تو وہ فوراً آ جائیں گے۔ دوسری طرف آپؐ نے مسلمانوں کی طرف سے یہ عہد کیا کہ تمام مسلمان قبیلہ بَنُوضَمُرَہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور بوقتِ ضرورت ان کی مدد کریں گے۔ یہ معاہدہ باقاعدہ لکھا گیا اور فریقین کے اس پر دستخط ہوئے اور پندرہ دن کی غیر حاضری کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ غزوۂ ودان کا دوسرا نام غزوۂ اَبْواء بھی ہے کیونکہ وَدّان کے قریب ہی ابواء کی بستی بھی ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تھا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس غزوے میں بَنُوضَمُرَہ کے ساتھ قریش مکہ کا بھی خیال تھا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ دراصل آپؐ کی یہ مہم قریش کی خطرناک کارروائیوں کے سدباب کے لیے تھی اور اس میں اس زہریلے اور خطرناک اثر کا ازالہ مقصود تھا جو قریش کے قافلے وغیرہ مسلمانوں کے خلاف قبائل عرب میں پیدا کر رہے تھے۔‘‘ قریش مسلمانوں کے خلاف قبیلوں میں جا کے پراپیگنڈہ کرتے تھے ’’اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت ان ایام میں بہت نازک ہو رہی تھی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 327۔328)

حضرت سعد بن عُبادہؓ کے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کے بارے میں دو آرا بیان کی جاتی ہیں۔ واقدی،

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحۡزَنُوا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ○

(آل عمران: 140)

ترجمہ: اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ○

(آل عمران: 138)

ترجمہ: یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں، پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

مَدَائِنِی اور ابنِ کَلْبِی کے نزدیک یہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ جبکہ ابن اسحاق اور ابن عُقْبَہ اور ابن سعد کے نزدیک یہ غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔

بہرحال اس کی ایک وضاحت طبقات الکبریٰ کی ایک روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ حضرت سعد بن عُبادہؓ غزوۂ بدر میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔ وہ روانگی کی تیاری کر رہے تھے اور انصار کے گھروں میں جا کر انہیں روانگی پر تیار کر رہے تھے کہ روانگی سے پہلے انہیں کتے نے کاٹ لیا۔ اس لیے وہ غزوۂ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ سعدؓ شریک نہ ہوئے لیکن اس کے آرزومند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ عنایت فرمایا تھا۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ غزوۂ احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔

(الاستیعاب جلد 2 صفحہ 594 سعد بن عُبادہ مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 461 سعد بن عُبادہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (سیر الصحابہؓ جلد 3 صفحہ 377 سعد بن عُبادہ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی 2004ء)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ انصار کا جھنڈا غزوۂ بدر کے روز حضرت سعد بن عُبادہؓ کے پاس تھا۔ یہ المستدرک کی روایت ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین جلد 3 صفحہ 282 کتاب معرفۃ الصحابہ باب ذکر مناقب سعد بن عُبادہ حدیث 5096، دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

غزوۂ بدر پر روانگی کے وقت حضرت سعد بن عُبادہؓ نے عضب نامی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفۃً پیش کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر میں اسی تلوار کے ساتھ شرکت کی تھی۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 24 باب غزوۃ بدر الکبریٰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1993ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گدھا بھی حضرت سعد بن عُبادہؓ نے تحفۃً پیش کیا تھا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 7 صفحہ 406 الباب الرابع فی بغالہ، وحمیرہ ﷺ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات زرہیں تھیں۔ ان میں سے ایک کا نام ذَاتُ الْفُضُوْل تھا۔ یہ نام اسے اس کی لمبائی کی وجہ سے دیا گیا تھا اور یہ زرہ جو تھی حضرت سعد بن عُبادہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تب بھجوائی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہو چکے تھے اور یہ زرہ لوہے کی تھی۔ یہ وہی زرہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوشَحْم یہودی کے پاس جَو کے عوض بطور رہن رکھوائی تھی اور جَو کا وزن تیس صاع تھا اور ایک سال کی مدت کے لیے بطور قرض لیا گیا تھا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 7 صفحہ 368 الباب الرابع فی دروعہ، ومغفرہ، وبیضتہ .... مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت علیؓ کے پاس ہوتا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عُبادہؓ کے پاس ہوتا اور جب جنگ زوروں پر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے جھنڈے تلے ہوتے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 917 مسند عبد اللہ بن عباس حدیث 3486 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

یعنی دشمنوں کا جو زیادہ تر زور تھا انصار کی طرف ہوتا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں ہوتے تھے۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فَدَک کی بنی ہوئی کملی ڈالی ہوئی تھی اور آپؐ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو پیچھے بٹھا لیا۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ کی عیادت کو جا رہے تھے کیونکہ حضرت سعد بن عُبادہؓ ان دنوں میں بیمار تھے، جو بنو حارث بن خزرج کے محلے میں تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ حضرت اسامہؓ کہتے تھے کہ چلتے چلتے آپؐ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبد اللہ بن اُبی بن سلول تھا اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ عبد اللہ بن اُبی بن سلول جو تھا ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اور یہ وہی واقعہ ہے جس میں عبد اللہ بن اُبی بن سلول نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدتمیزی کا رویہ دکھایا تھا۔ بہرحال جب آپؐ سواری کے جانور پر بیٹھے ہوئے جا رہے تھے تو اس کی گرد، مٹی اڑی اور اس مجلس پر پڑی۔ وہ لوگ کنارے سڑک کے بیٹھے ہوں گے تو عبد اللہ بن ابی بن سلول نے اپنی چادر سے اپنی ناک کو ڈھانکا اور کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو السلام علیکم کہا اور ٹھہر گئے۔ جب اس نے یہ بات کی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو کھڑا کر لیا۔ ٹھہر گئے اور السلام علیکم کہا اور گدھے سے اترے۔ آپؐ نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ عبد اللہ بن اُبی بن سلول نے کہا اے مرد! جو بات تم کہتے ہو اس سے اچھی کوئی بات نہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو ہماری مجلس میں آکر اس سے تکلیف نہ دیا کرو۔ ہماری مجلس میں آنے کی، یہ باتیں کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مختصر پہلے بھی ایک دفعہ میں یہ بیان کر چکا ہوں۔ اپنے ٹھکانے پر ہی واپس جاؤ۔ پھر جو تمہارے پاس آئے اسے بیان کرو۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے، مسلمان ہو چکے تھے، صحابی تھے انہوں نے یہ سن کر کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! آپؐ ہماری ان مجلسوں میں ہی آکر ہمیں پڑھ کر سنایا کریں۔ ہمیں تو یہ بات پسند ہے۔ اس پر مسلمان، مشرک اور یہودی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جوش دبایا۔ آخر وہ رک گئے۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر چلے گئے یہاں تک کہ حضرت سعد بن عُبادہؓ کے پاس آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا سعد! کیا تم نے سنا جو ابوحباب نے کہا۔ آپؐ کی مراد عبد اللہ بن اُبَیبن سلول سے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے مجھے یوں یوں کہا ہے۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ اس کو معاف کر دیں اور اس سے درگزر کیجیے۔ اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ اللہ وہ حق اب یہاں لے آیا ہے جس کو اس نے آپؐ پر نازل کیا ہے۔ اس بستی والوں نے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کو یعنی عبد اللہ بن ابی بن سلول کو سرداری کا تاج پہنا کر عمامہ اس کے سر پر باندھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا کیا ہے یہ منظور نہ کیا تو وہ حسد کی آگ میں جل گیا۔ اس لیے اس نے وہ کچھ کیا جو آپؐ نے دیکھا یعنی وہ سردار بننے والا تھا اور آپؐ کے آنے سے اس کی سرداری جاتی رہی۔ اس وجہ سے اس کو حسد ہے۔ آپؐ سے جلن ہے اور اس نے یہ سب کچھ کہا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے درگزر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ مشرکوں اور اہل کتاب سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا درگزر کیا کرتے تھے اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا کرتے تھے۔ اللہ عزّوجل نے فرمایا ہے

لَتُبۡلَوُنَّ فِیۡۤ اَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ ۟ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَمِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا اَذًی کَثِیۡرًا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ (آل عمران: 187) کہ تم ضرور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے معاملے میں آزمائے جاؤ گے اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان سے جنہوں نے شرک کیا بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً یہ ایک بڑا ہمت والا کام ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَدَّ کَثِیۡرٌ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ لَوۡ یَرُدُّوۡنَکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِیۡمَانِکُمۡ کُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِہِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (البقرۃ: 110) اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ بعد اس کے کہ حق ان پر خوب کھل چکا ہے اس حسد کی وجہ سے جو ان کی اپنی ہی جانوں سے پیدا ہوا ہے چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لے آنے کے بعد تمہیں پھر کافر بنا دیں پس تم اس وقت تک کہ اللہ اپنے حکم کو نازل فرمائے انہیں معاف کرو اور ان سے درگزر کرو اور اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عفو کو ہی مناسب سمجھتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا تھا۔ آخر اللہ نے ان کو اجازت دے دی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر ان کا یعنی کافروں کا مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی میں کفار کے، قریش کے بڑے بڑے سرغنے مار ڈالے تو عبد اللہ بن اُبی بن سلول اور جو اس کے ساتھ مشرک اور بت پرست لوگ تھے تب وہ کہنے لگے کہ اب تو یہ سلسلہ شان دار ہو گیا ہے۔ کافروں کی یہ شکست دیکھ کر تب ان کو یقین آیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کر لی اور مسلمان ہو گئے۔ (صحیح البخاری کتاب التفسیر، تفسیر آل عمران حدیث 4566)

تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں

اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں، انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں

ان کا دینی علم بڑھائیں، انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں، انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں

ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں

(ماخوذ از خصوصی پیغام سیّدنا حضور انور برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019، بحوالہ اخبار بدر 5 / دسمبر 2019)

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

غزوۂ بدر کے موقعے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہؓ سے مشاورت کی تو حضرت سعد بن عُبادہؓ نے اس موقع پر جو کہا اس کے بارے میں ایک روایت میں تذکرہ ملتا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابوسفیان کے آنے کی خبر ملی تو آپؐ نے مشورہ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے گفتگو کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرمایا۔ پھر حضرت عمرؓ نے گفتگو کی، مشورے دینے چاہے۔ آپؐ نے ان سے بھی اعراض فرمایا۔ پھر حضرت سعد بن عُبادہؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ! آپؐ ہم سے مشورہ طلب کرتے ہیں۔ اس ذات کی قَسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپؐ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم انہیں ڈال دیں گے۔ اگر آپؐ ہمیں بَرْكُ الْغِمَادْ، یمن کا ایک شہر ہے جو مکے سے پانچ رات کی مسافت پر سمندر کے کنارے واقع ہے، اس تک ان کے جگر مارنے کا حکم دیں تو ہم ایسا ضرور کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا۔ وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے۔ یہ بات سن کے پھر آپؐ اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر چلے اور بدر کے مقام تک پہنچے۔ وہاں قریش کے پانی لانے والے آئے اور ان میں بنوحجاج کا ایک سیاہ لڑکا بھی تھا۔ انہوں نے اسے پکڑ لیا یعنی مسلمانوں نے اسے پکڑ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھتے رہے۔ کیونکہ پہلے یہی پتا لگا تھا کہ ابوسفیان اپنے ایک بڑے لشکر کے ساتھ یا شاید گروہ کے ساتھ آ رہا ہے۔ بہرحال ان سے ابوسفیان کے بارے میں پوچھتے رہے۔ وہ یہ کہتا رہا کہ مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ علم نہیں لیکن یہ ابوجہل اور عُتبہ اور شَیبہ اور اُمیہ بن خلف ہیں۔ یہ ضرور یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ابوجہل بھی ہے، عتبہ بھی ہے، شیبہ بھی ہے، امیہ بن خلف بھی ہے۔ جب اس نے یہ کہا تو انہوں نے اسے مارا۔ اس نے کہا اچھا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ یہ ہے ابوسفیان یعنی کہ ابوسفیان بھی ان میں شامل ہے۔ جب انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے پھر پوچھا تو اس نے کہا کہ مجھے ابوسفیان کا کوئی علم نہیں لیکن یہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف لوگوں میں موجود ہیں۔ یہ جو گروہ آیا ہوا ہے یا ایک لشکر بدر کے قریب ٹھہرا ہوا ہے اس میں یہ یہ لوگ موجود ہیں لیکن ابوسفیان نہیں ہے۔ جب اس نے ایسا کہا تو انہوں نے پھر اسے مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے نماز پڑھ رہے تھے جب آپؐ نے یہ صورت دیکھی تو سلام پھیرا اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لڑکا جو کہہ رہا ہے ٹھیک کہہ رہا ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے۔ یعنی جو دشمنوں کے نام لیے تھے۔ اور بتایا کہ یہ بدر کا میدان ہے یہاں فلاں گرے گا۔ راوی کہتے ہیں آپؐ اپنا ہاتھ زمین پر رکھتے تھے کہ یہاں یہاں۔ راوی کہتے ہیں ان میں سے کوئی اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہیں ہٹا یعنی جو دشمن تھے وہیں گرے اور مرے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے نشان دہی کی تھی۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب غزوہ بدر حدیث 1779) (فرہنگ سیرت صفحہ 57 مطبوعہ زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

غزوۂ احد سے قبل ایک جمعہ کی شام حضرت سعد بن مُعاذؓ، حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ اور حضرت سَعد بن عُبادہؓ مسجد نبوی میں ہتھیار پہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر صبح تک پہرہ دیتے رہے۔ غزوۂ احد کے لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے نکلنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور کمان کندھے پر ڈال لی اور نیزہ اپنے ہاتھ میں لے لیا تو دونوں سعد یعنی حضرت سعد بن مُعاذؓ اور حضرت سعد بن عُبادہؓ آپؐ کے آگے آگے دوڑنے لگے۔ یہ دونوں صحابہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور باقی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 2 صفحہ 28 تا 30، غزوۃ رسول اللہ احدً امطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے غزوۂ احد کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک بڑی جماعت کے ہمراہ نماز عصر کے بعد مدینے سے نکلے۔ قبیلہ اوس اور خزرج کے رؤسا سعد بن مُعاذؓ اور سعد بن عُبادہؓ آپؐ کی سواری کے سامنے آہستہ آہستہ دوڑتے جاتے تھے اور باقی صحابہ آپؐ کے دائیں اور بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔''

(سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے، صفحہ 486)

غزوۂ احد کے موقعے پر جو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثابت قدمی سے کھڑے رہے ان میں حضرت سعد بن عُبادہؓ بھی تھے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 197 ذکر ثبات رسول اللہؐ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد سے مدینہ واپس تشریف لائے اور اپنے گھوڑے سے اترے تو آپ حضرت سعد بن مُعاذؓ اور حضرت سعد بن عُبادہؓ کا سہارا لیتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 229 باب غزوہ اُحد ذکر رحیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المدینۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) زخمی تھے۔ اس حالت میں جب اترے تو آپؐ نے ان دونوں کا سہارا لیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حمراء الاسد میں ہمارا عام زادِ راہ کھجوریں تھیں۔ غزوۂ حمراء الاسد شوال 3 ہجری میں ہوا۔ غزوۂ احد سے واپسی پر قریش کے لوگ روحاء مقام پر ٹھہرے جو مدینہ سے 36 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس جگہ قریش کو خیال آیا کہ مسلمانوں کو نقصان بہت پہنچا ہے۔ واپس جا کر مدینے پر اچانک حملہ کر دینا چاہیے اور مسلمان مقابلہ نہیں کر سکیں گے کیونکہ کافی ان کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے تعاقب میں نکلے اور حمراء الاسد مقام تک پہنچے۔ آپؐ کو بھی پتا لگا کہ یہ ارادہ ہے تو آپؐ نے کہا چلو ہم ان کے تعاقب میں چلتے ہیں۔ حمراء الاسد مدینہ سے ذوالحلیفہ کی جانب آٹھ میل کے فاصلے پر ہے۔ قریشی لشکر کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر ملی تو وہ مکے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمان بجائے اس کے کہ کمزور ہوں یہ تو ہم پر حملہ کرنے آ رہے ہیں تو وہ دوڑ گئے۔ حضرت سعد بن عُبادہؓ تیس اونٹ اور کھجوریں لائے جو حمراء الاسد مقام تک ہمارے لیے وافر رہیں۔ راوی نے لکھا ہے وہ اونٹ بھی لے کر آئے تھے جو کسی دن دو یا کسی دن تین کر کے ذبح کیے جاتے تھے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 310 الباب الرابع عشر فی غزوۃ حمراء الاسد مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (فرہنگ سیرت صفحہ 106 مطبوعہ زوار اکیڈمی کراچی 2003ء) (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 354) (شرح الزرقانی جلد 2 صفحہ 464 باب غزوہ حمراء الاسد مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء) اور ان کو کھایا جاتا تھا۔

غزوۂ بنونضیر، یہ غزوہ ربیع الاول 4 ہجری میں ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے قبیلہ بنونضیر کے قلعوں کا 15 روز تک محاصرہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو خیبر کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔ اس موقع پر اموال غنیمت حاصل ہوا تو آپؐ نے حضرت ثابت بن قیس کو بلا کر فرمایا۔ میرے پاس اپنی قوم کو بلاؤ۔ حضرت ثابت بن قیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا خزرج کو؟ آپؐ نے فرمایا نہیں تمام انصار کو بلاؤ۔ چنانچہ انہوں نے اوس اور خزرج کو آپؐ کے لیے بلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ پھر آپؐ نے انصار کے ان احسانات کا ذکر کیا جو انہوں نے مہاجرین پر کیے ہیں۔ تم نے مہاجرین پر کس طرح احسان کیے ہیں کہ انہیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا اور مہاجرین کو اپنے نفوس پر ترجیح دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں بنونضیر سے حاصل ہونے والے مال سے، وہ اموال غنیمت جو کفار سے جنگ کے بغیر مسلمانوں کو حاصل ہو، یہ وہ مال تھا، اس میں سے تم میں اور مہاجرین میں برابر تقسیم کر دوں۔ اس حالت میں مہاجرین حسبِ سابق تمہارے گھروں اور اموال میں رہیں گے اور اگر تم پسند کرو تو یہ اموال میں مہاجرین میں تقسیم کر دوں، یعنی آدھا آدھا تقسیم کروں تو ٹھیک ہے جس طرح تم پہلے ان سے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں''

(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں''

(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

سلوک کر رہے ہو مہاجرین سے کرتے رہو، تمہارے گھروں میں بھی رہتے رہیں گے۔ مؤاخات قائم رہے گی جس طرح یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ لیکن اگر تم پسند کرو تو یہ اموال میں مہاجرین میں تقسیم کر دوں جس کے نتیجہ میں وہ تمہارے گھروں سے نکل جائیں گے۔ مال سارا ان کو مل جائے گا لیکن وہ تمہارے گھروں سے پھر نکل جائیں گے۔ کوئی حق نہیں رہے گا جو پہلے ایک قائم کیا گیا تھا۔ اس پر حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن مُعاذؓ دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ یہ اموال مہاجرین میں تقسیم فرما دیں اور وہ ہمارے گھروں میں اسی طرح ہوں گے جیسا کہ پہلے تھے۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ آپ یہ تمام مال انہی میں تقسیم کر دیں۔ انصار کو دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان کا جو حق ہے اور مہاجرین اور انصار کی جو مؤاخات قائم ہوئی ہوئی ہے، جو حق ہے ہمارے گھروں میں آنے جانے کا، رہنے کا وہ بھی اسی طرح قائم رہے گا اور انصار نے باآواز بلند عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں اور ہمارا سرِ تسلیم خم ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! انصار اور انصار کے بیٹوں پر رحم فرما۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مالِ فَے عطا فرمایا وہ آپ نے مہاجرین میں تقسیم فرمایا اور انصار میں سے دو صحابہ کے علاوہ کسی کو کچھ نہ دیا وہ دونوں صحابہ جو انصار کے تھے ضرورت مند تھے وہ دونوں حضرت سہل بن حُنیفؓ اور حضرت ابودجانہؓ تھے اور آپ نے حضرت سعد بن مُعاذؓ کو ابن ابی حقیق کی تلوار عطا فرمائی۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 325 ذکر خروج بنی النضیر من اَرضہم مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء) (اٹلس سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صفحہ 264-265 دار السلام 1424ھ) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد 12 صفحہ 204 کتاب الوکالۃ مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت 2003ء)

حضرت سعدؓ کی والدہ حضرت عَمرہ بنت مسعودؓ جو صحابیات میں سے تھیں ان کی وفات اس وقت ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ دومۃ الجندل کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ غزوہ ربیع الاول 5 ہجری میں ہوا تھا۔ حضرت سعدؓ اس غزوہ میں آپؐ کے ہم رکاب تھے۔

سعید بن مُسَیَّبؓ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عُبادہؓ کی والدہ کی وفات اس وقت ہوئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر تھے۔ سعد نے عرض کیا کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپؐ ان کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ آپؐ نے نماز جنازہ پڑھائی حالانکہ انہیں فوت ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ ایک مہینے کے بعد انہیں خبر پہنچی تھی۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سعد بن عُبادہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جو ان کی والدہ پر تھی اور وہ اس کو پورا کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئی تھیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے اسے پورا کرو۔

حضرت سعید بن مسیّبؓ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عُبادہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے۔ انہوں نے وصیت نہیں کی تھی۔ اگر مَیں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ انہیں مفید ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کون سا صدقہ آپؐ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا پانی پلاؤ۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 461-462 سعد بن عُبادہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

لگتا ہے اس وقت پانی کی کمی تھی۔ کافی ضرورت تھی۔ بہرحال ایک روایت میں ہے کہ اس پر حضرت سعد نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ ام سعد کی خاطر ہے۔ ان کے نام پر وہ جاری کر دیا۔

علامہ ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی ہیں انہوں نے ابوداؤد کی شرح میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ پانی ہے یعنی حضرت سعدؓ کو کہا کہ پانی پلاؤ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان ایام میں پانی کم یاب تھا یا اس لیے کہ پانی کی ضرورت عام طور پر تمام اشیاء کی نسبت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ پانی کا صدقہ آپؐ نے اس لیے بھی افضل قرار دیا کیونکہ یہ دینی اور دنیاوی معاملات میں بالخصوص ان گرم ممالک میں سب سے زیادہ نفع رساں چیز ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس احسان کا ذکر فرمایا ہے کہ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا کہ اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا۔ وہاں مدینے میں پانی افضل ترین تھا۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے عمومی ضرورت اور پانی کی کم یابی کی وجہ سے اس کو بہت قیمتی سمجھا جاتا تھا۔ (عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد 3 صفحہ 65-66 کتاب الزکاۃ باب فی فضل سقی الماء مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

اور پانی کو تو آج بھی قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے لیے حکومتیں بھی کہتی رہتی ہیں۔ خیال بھی رکھنا چاہیے۔ بہرحال انہوں نے صرف اسی پر بس نہیں کیا کہ پانی کا کنواں کھود دیا۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عُبادہؓ جو بنوساعِدہ میں سے تھے ان کی والدہ فوت ہوگئیں اور اس وقت وہ موجود نہ تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور میں اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھا۔ یہ آنے کے بعد پتا لگا ہوگا۔ پہلے شاید میں نے سفر میں کہہ دیا تھا۔ بہرحال سفر میں پتا لگا یا آنے کے بعد پتا لگا لیکن بہرحال وہ موجود نہیں تھے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس وقت یہ عرض کیا کہ مَیں موجود نہیں تھا تو کیا میرا ان کی طرف سے کچھ صدقہ کرنا ان کو نفع دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! پھر میں آپؐ کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میرا باغ مِخْرَاف ہے وہ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔
(صحیح البخاری کتاب الوصایا، باب الاشہاد فی الوقف والصدقۃ حدیث 2762)

صدقہ اور خیرات اور غریبوں کی مدد میں بڑا کھلا دل رکھتے تھے اور بڑا کھلا ہاتھ رکھتے تھے۔ ابھی ان کا ذکر چل رہا ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت ـ دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت ـ کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian (Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

خطبہ جمعہ

’’خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے‘‘

وقفِ جدید کے باسٹھویں سال کے دوران کُل جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے چھیانوے لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈز کی بے مثال قربانی

صرف مال جمع کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر اس کے دین کے لیے قربانی کرنا مقصد ہے

نئے آنے والوں کو مالی نظام یا مالی قربانی کے نظام میں ضرور شامل کرنا چاہیے

تنگی کے حالات ہوں، غربت کی حالت ہو اور پھر خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کے دین کے لیے مالی قربانی کی جائے تو یہ اصل قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا ذریعہ بھی بنتی ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے لوگ عطا فرمائے جو خدا کی محبت کے حصول کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہتے تھے

اخلاص میں دیا ہوا یہ تھوڑا سا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا قبول ہوتا ہے کہ کئی گنا بڑھا کر پھر اللہ تعالیٰ واپس کرتا ہے

یہ واقعات مختلف جگہوں کے ہیں، کوئی افریقہ میں ہے، کوئی امریکہ میں ہے، کوئی یورپ میں ہے، کوئی شمال میں ہے، کوئی جنوب میں ہے اور آپس میں ان کا رابطہ اور تعلق بھی کوئی نہیں لیکن ملتے جلتے واقعات ہیں

یہ کوئی اتفاقی باتیں نہیں ہیں، یہ ان لوگوں پر جو اس پر توکل کرتے ہیں ان کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سلوک ہیں اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بھی دلیل ہے

بچے ہیں یا بڑے، نومبائعین ہیں یا پرانے احمدی ان کو یہ ادراک حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کا ایک ذریعہ اس کی راہ میں خرچ کرنا ہے

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے دنیا میں اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے

وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کے موقع پر دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کی قربانی کے واقعات کا عمومی تذکرہ

دنیا کی بگڑتی صورت حال کے پیشِ نظر دعاؤں کی تلقین نئے سال کی حقیقی مبارکباد اور ایک احمدی کی ذمہ داریوں کا بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03 جنوری 2020ء بمطابق 03 صلح 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، (سرے) لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ میں خدا تعالیٰ کو پانے، اُسے پہچاننے، اُس پر ایمان مضبوط کرنے کے جو وسائل خدا تعالیٰ نے رکھے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آٹھ وسائل بیان فرمائے ہیں جو انسان کے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے والے بھی ہیں۔ اس وقت میں اپنے مضمون کے حوالے سے ایک وسیلے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کروں گا جو پانچویں وسیلے کے طور پر آپؑ نے بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لیے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے۔ یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ جَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبہ:41) وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ:4) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے۔ وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 418-419)

پھر خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا طریق بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعے پر فرمایا کہ

’’تمہارے لیے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لیے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 497)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ چاہیے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس، ہر شخص یہ عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 41)

آپؑ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جن کو علم نہیں، جو نئے آنے والے ہیں، جو لاپروائی کرتے ہیں یا لاپروائی نہیں بھی کرتے تو بعض دفعہ مالی قربانی کرنے کا احساس نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیے کہ اگر تم سچا

تعلق رکھتے ہوتو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کرلو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مخلصین ہیں جن کو جب چندے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے مالی قربانی میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مَیں گذشتہ کئی سال سے جماعتی نظام کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ نئے آنے والوں کو مالی نظام یا مالی قربانی کے نظام میں ضرور شامل کرنا چاہیے۔ کوئی چاہے ایک پینس (pence) دینے کی ہی استطاعت رکھتا ہو تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق ایک پینس دے۔ بعض جگہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ مالی کشائش کے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں یا جماعتی نظام افریقہ میں یا غریب ملکوں میں بعض جگہوں پہ بعض لوگوں کو بعض دفعہ یہ کہہ دیتا ہے یہاں بعض لوگ اپنے غریب رشتہ داروں کی طرف سے چندے کی ادائیگی کر دیتے ہیں یا غریبوں کی طرف سے رقم دے دیتے ہیں کہ اچھا یہ ہماری طرف سے چندہ ہے۔ ٹھیک ہے یہ بھی ایک نیکی ہے لیکن ان لوگوں کو، چاہے وہ غریب ہیں خود حصہ لینا چاہیے جتنی بھی اس کی استطاعت ہو۔ صرف مال جمع کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر اس کے دین کے لیے قربانی کرنا مقصد ہے۔ پس جہاں جماعتی نظام اس طرح چندہ وصول کرتا ہے اور بعض دفعہ ایسی باتیں میرے علم میں آجاتی ہیں کہ لوگوں سے کہہ دیا اور کسی کے نام پہ ڈال دیا وہ غلط کرتا ہے۔

بہرحال عمومی طور پر مَیں نے دیکھا ہے بلکہ مالی قربانیوں کی جو رپورٹس آتی ہیں ان میں خاص طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ غریب لوگوں کی مالی قربانیوں کا ذکر زیادہ ہوتا ہے۔ انہیں زیادہ احساس ہوتا ہے کہ ہم نے مالی قربانی کرنی ہے اور میں اکثر اپنے خطبات میں ان کا ذکر بھی کر دیتا ہوں، بیان بھی کر دیتا ہوں۔ بعض کی قربانیاں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اگر کسی کے پاس مال کی فراوانی ہو، بے شمار مال ہو، دولت ہو اور اس میں سے کچھ دے دیا جائے تو یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے لیکن تنگی کے حالات ہوں، غربت کی حالت ہو اور پھر خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کے دین کے لیے مالی قربانی کی جائے تو یہ اصل قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایسی مثالیں دیکھنے میں آتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کچھ کتب کی اشاعت کے لیے کچھ رقم کی ضرورت پڑی اور جب کسی دوست کو کہا گیا کہ یہ ضرورت ہے، اپنی جماعت میں تحریک کریں تا کہ اتنا چندہ وہ جماعت ادا کر دے تو بجائے جماعت میں تحریک کرنے کے اپنی طرف سے انہوں نے اپنے جو تنگ حالات تھے، اتنی کوئی کشائش بھی نہیں تھی یا کہنا چاہیے کہ تنگ حالات ہی تھے لیکن اس کے باوجود وہ رقم مہیا کر دی اور تاثر یہ دیا کہ جس طرح اس شہر کی جماعت نے یہ رقم دی ہو اور پتا بھی نہیں لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں بھی نہیں آیا اور یہ ذاتی قربانی پھر اس وقت ظاہر ہوتی ہے، اس وقت اس کا پتا چلتا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی جماعت کے ایک دوسرے شخص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی جماعت نے عین ضرورت کے وقت بڑی مدد کی ہے۔ اور جب ان کو پتا چلا کہ وہ قربانی تو ایک شخص نے ہی کی تھی تو باقی جماعت کے لوگ اس پہ ناراض ہوئے کہ ہمیں اس خدمت کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔ یہ ادائیگی کرنے والے منشی ظفر احمد صاحبؓ تھے جنہوں نے اس وقت اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے یہ رقم مہیا کی تھی۔ یقیناً ان کی بیوی بھی اس قربانی میں شامل تھی۔ منشی اروڑا صاحبؓ منشی ظفر صاحبؓ کے دوست تھے اور اسی جماعت کے تھے انہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا جب آپؑ کے ذریعہ اس قربانی کا پتا چلا تو وہ کئی مہینے تک منشی ظفر احمد صاحبؓ سے ناراض رہے کہ کیوں ہمیں نہیں بتایا اور کیوں خود ہی یہ رقم مہیا کی۔ (ماخوذ از اصحاب احمد، جلد 4، صفحہ 97-98)

تو ایسے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے جو خدا کی محبت کے حصول کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہتے تھے۔ یہ وہ نمونہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے قائم فرمایا اور جس پر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں نے عمل کیا۔ اور یہ اس وقت کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ کس طرح مختلف تحریکات میں مالی قربانیاں دیتے ہیں اور اپنے پر تنگیاں وارد کر کے مالی قربانیاں کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی جو کسی کا ادھار نہیں رکھتا ان کو کس طرح لوٹا بھی دیتا ہے۔ چند واقعات اور چند مثالیں اس وقت مَیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ آج کیونکہ وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان بھی ہونا ہے اس لیے عموماً یہ واقعات وقفِ جدید کے حوالے سے ہیں۔

گیمبیا کے ایک لوکل مشنری کیبا جالو (Kebba Jallow) صاحب ہیں۔ وہ واقعہ بیان کرتے ہیں اور اس واقعہ میں پتا لگتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے، قربانی کرنے والوں سے سلوک ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک نومبائع احمدی دوست عبداللہ ای جاوو (Abdullie Jawo) صاحب جن کا تعلق ایک گاؤں سے ہے وہ مکئی اور گراؤنڈ نَٹ کی فصل بوتے تھے لیکن گذشتہ چند سالوں سے کوئی خاص فصل نہیں اُگ رہی تھی۔ اس سال انہوں نے گراؤنڈ نَٹ کے بیج فروخت کر کے اپنا وقفِ جدید کا چندہ ادا کر دیا جو تقریباً سات سو ڈلاسی تھا تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے کھیتی کے کام میں، زمیندارے میں برکت ڈالے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس مالی قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی فصل میں اتنی برکت ڈالی کہ گذشتہ سال کی نسبت انہیں تین گنا منافع ہوا۔ چنانچہ فصل کاشت کرنے کے بعد انہوں نے مزید ایک ہزار ڈلاسی وقف جدید میں ادا کیا۔

پھر گیمبیا کے شمال میں واقع ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک دوست عثمان صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ سال انہوں نے وقف جدید کے لیے ایک بالٹی مکئی دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اب امیر آدمی کے پاس کشائش ہے اگر کوئی لاکھوں پاؤنڈ رکھنے والا ہزار ڈالر یا ہزار پاؤنڈ یا پانچ ہزار پاؤنڈ بھی دے دیتا ہے تو اس کے لیے کوئی ایسی خاص قربانی نہیں لیکن یہ لوگ جو اپنے کھانے کے لیے، اپنے زمینداری کے لیے جنس رکھتے ہیں۔ اب ایک بالٹی مکئی جو ہے اس کی ایک شہر میں رہنے والے کے لیے، یورپ میں رہنے والے کے لیے کوئی حیثیت نہیں لیکن ان کے لیے ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ اس کا، ایک بالٹی مکئی کا انہوں نے وعدہ کیا تھا جو شاید یہاں آپ کو پانچ، چھ پاؤنڈز میں مل جائے۔ کہتے ہیں اگرچہ گذشتہ سال بہت کم فصل ہوئی تھی اور صرف بارہ بوریاں آمد ہوئی تھی۔ مشکل سے ان کے گھر کے خرچ پورے ہو رہے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ کہتے ہیں کہ نتیجہ یہ نکلا کہ اس سال تیس بوریاں مکئی کی ان کو مل گئیں اور اس کے علاوہ بھی ایک فصل ہے، کوئی چیز ہے اس کی پندرہ بوریاں ملیں۔ تو اخلاص میں دیا ہوا یہ تھوڑا سا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا قبول ہوتا ہے کہ پھر کئی گنا بڑھا کر اللہ تعالیٰ واپس کرتا ہے اور یہی پھر ان کے لیے اللہ تعالیٰ کو پہنچنے، اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔

کیمرون کے معلم ہیں وہ ایک اَور مثال اللہ تعالیٰ کے فضل کی لکھتے ہیں۔ ڈگوئی گاؤں کے ایک نومبائع احمدو صاحب ہیں۔ ان کو جب چندہ وقف جدید کے لیے بتایا گیا تو انہوں نے دو بالٹیاں مکئی چندے میں دے دیں۔ اب یہ چھوٹی چھوٹی قربانی ہے جو لوگ کر رہے ہیں، اور معلم کو بتایا کہ میرا فارم جو ہے اچھا نہیں ہے کیونکہ میرے پاس پیسے نہیں تھے تو میں اس پہ زیادہ تر توجہ نہیں دے سکا۔ گورنمنٹ مدد کرنا چاہتی ہے لیکن اس کے لیے بھی حکومت کو کچھ رقم جمع کرانی پڑتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں پھر حکومت بھی اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے پاس یہ رقم نہیں تھی۔ میں یہ بھی دے نہیں سکتا تھا۔ میرا نام اس لسٹ میں تو تھا لیکن مجھے ملے گا کچھ نہیں کیونکہ میں نے رقم جمع نہیں کرائی۔ پھر کہتے ہیں معلم صاحب نے انہیں کہا کہ آپ تہجد بھی پڑھنا شروع کریں اور دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا تو معلم صاحب کہتے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ چند دن پہلے میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری دعائیں سن لیں اور میں نے حکومت کو رقم ادا بھی نہیں کی تھی جو کچھ ادا کرنی ضروری تھی اس کے باوجود جو متعلقہ محکمہ ہے اس نے کھیتوں کے لیے، پانی کے لیے جو پمپنگ مشین تھی وہ بھی ان کو دے دی اور اس کے علاوہ پانچ لاکھ فرانک سیفا فصلوں کے بیج کے لیے بھی دے دیے اور انہوں نے اپنے فارم پر بڑی محنت سے کام شروع کر دیا اور امید ہے کہ اس کی وجہ سے ان کی فصل اچھی بھی ہو گی۔ کہنے لگے خدا تعالیٰ نے میری حقیر سی قربانی کو قبول کیا اور اس کے بدلے میں مجھے انعامات سے نوازا اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے چندہ وقفِ جدید کو دوگنا کر کے ادا کیا۔

انڈونیشیا کے مربی سلسلہ نورخیر صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک میاں بیوی جو سادہ زندگی گزار رہے ہیں لیکن باقاعدہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ جو بھی کمائی ہوتی ہے اس میں سے کچھ رقم چندے کے لیے الگ کر کے ایک بکس میں ڈال دیتے ہیں اور جب بھی مبلغ ان کے پاس دورے پر جائے تو وہ رقم چندے میں پیش کر دیتے ہیں۔ کہیں دور دراز جزیرے میں رہتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک سال سے زیادہ عرصے کے لیے اس جماعت میں کوئی مبلغ نہیں جا سکا لیکن اس کے باوجود چندے کی رقم باقاعدگی سے جمع کرتے رہے اور ایک سال کے بعد جب مبلغ وہاں دورے پر گیا تو اس بکس میں کافی رقم جمع ہو گئی تھی جو انہوں نے چندوں میں ادا کر دی۔ کہنے لگے کہ اس دفعہ ہمیں کافی منافع ہوا ہے اور ہمیں اس وجہ سے چندے کی برکات پر یقین بھی آگیا ہے اور ایمان مزید مضبوط ہوا ہے اور ہم نے ان برکات کا مشاہدہ کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمیں کسی نے دھوکا دیا۔ تو سوچا کہ کیا وجہ ہے دھوکے کی۔ غور کیا تو ہمیں پتا چلا کہ ہم نے چندہ صحیح طرح ادا نہیں کیا تھا۔ اس لیے ہمارا نقصان ہوا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے انہوں نے بڑی احتیاط سے اپنی جو آمد تھی اس کے صحیح حساب کے مطابق ڈبہ کو بھرنا شروع کیا، اس میں رقم ڈالنی شروع کی اور کہتے ہیں جب تک ہم چندے کی رقم علیحدہ نہ کر لیں ہمیں سکون اور اطمینان نہیں ملتا تو اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے نقصانات کو بعضوں کی اصلاح کا بھی ذریعہ بناتا ہے اور پھر اس سے ان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

انڈونیشیا کے مبلغ بشیر الدین صاحب ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے اپنا چندہ وقفِ جدید پانچ لاکھ انڈونیشین روپیہ ادا کیا۔ انڈونیشین روپے کی ویلیو بہت کم ہے۔ بہرحال ان کے حساب سے یہ بھی کافی ہے۔ چند دنوں کے بعد کسی نے اپنی زمین ان کو بیچی جو انہوں نے پندرہ ملین میں خریدی اور چند ہفتوں کے بعد ہی پچاس ملین میں کسی اَور شخص نے یہ زمین ان سے خرید لی۔ کہتے ہیں ان کا اب یہ یقین ہے کہ چندہ وقف جدید کی برکت سے تھوڑے ہی وقت میں مجھے پینتیس ملین کا منافع ہو گیا۔ ایک دنیادار اس کو اپنی کاروباری ہوشیاری سمجھے گا کہ دیکھو مَیں نے کتنا ہوشیاری سے کاروبار کیا کہ چند ہفتوں میں پندرہ ملین سے پینتیس ملین بنا لیا لیکن جو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو اس کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو اس کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں ان کے دل میں کیا احساس پیدا ہوا؟ یہ کہ کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر چندہ دیا تھا، قربانی کی تھی تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑھا کر ادا کر دیا۔

ایمان میں مضبوطی کی ایک اَور مثال انڈونیشیا کی ہی ہے۔ معصوم صاحب وہاں ہمارے مبلغ ہیں لکھتے ہیں کہ ایک احمدی نے روزگار کے حصول کی خاطر ایک جزیرہ سولہ بیسی میں ہجرت کی۔ شروع میں بہت تنگ حالات تھے۔ یہاں تک کہ رہنے کے لیے ان کے پاس جگہ نہیں تھی اور انہیں مشن ہاؤس میں رہنا پڑا۔ پھر انہوں نے مچھلیوں کو خرید کر آگے بیچنا شروع کیا۔ معمولی سا کاروبار شروع کیا۔ بڑی محنت کی۔ بہت کم آمدنی کے باوجود یہ مالی قربانی میں پیچھے نہیں ہٹے اور کچھ عرصے بعد ہی ان کے حالات بدلنے لگے۔ یہ کہتے ہیں کہ اب ان کا وقفِ جدید کا چندہ اس علاقے میں سب سے زیادہ ہے اور موصی بھی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب میری مالی قربانی کا نتیجہ ہے۔

گیمبیا میں ایک دوست عبدالرحمٰن صاحب ہیں۔ کہتے ہیں انہیں اپنے بچے کی سکول فیس بھرنے میں بہت

دشواری محسوس ہو رہی تھی۔ لہٰذا انہوں نے سینٹرل مبلغ صاحب کو بتایا کہ مجھے بڑی مشکل پیش آ رہی ہے۔ مالی حالات ٹھیک نہیں تو مبلغ نے انہیں کہا کہ چلیں آپ یہ دیکھیں کہ مالی قربانی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ پہ فضل کرے گا۔ انہوں نے دو سو پچاس ڈلاسی چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ چندہ ادا کرنے کے ٹھیک ایک ہفتے کے بعد انہیں پانچ ہزار ڈلاسی ماہانہ اجرت پر ملازمت مل گئی جس سے وہ بآسانی اپنے بچے کی سکول فیس بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزمرہ کی دیگر ضروریات بھی مہیا ہو گئیں اور موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل کو لوگوں میں بہت بیان کرتے پھرتے ہیں کہ چندے کی برکات سے مجھ پہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جہاں میرے ایمان کو مضبوط کیا وہاں میرے رزق میں بھی بہت برکت ڈالی۔

غریب کس طرح قربانی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ اس توکل کا مان رکھتا ہے۔ گنی بساؤ کے مشنری صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست مونٹیرو کمارا (Monteiro Camara) صاحب کو ان کے وقفِ جدید کے وعدے کی ادائیگی کے حوالے سے توجہ دلائی گئی تو کہنے لگے کہ میرے پاس اس وقت چار ہزار فرانک سیفا ہیں جو میں نے آج کے کھانے کے لیے رکھے ہوئے تھے۔ بہت معمولی اس کی ویلیو ہے۔ ان کے خاندان بھی بڑے ہوتے ہیں۔ ان کے کھانے کے لیے چار ہزار سیفا رکھے ہوئے تھے۔ تو بہرحال کہتے ہیں کچھ کرتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے وہی رقم چندے میں ادا کر دی جو کھانے کے لیے رکھی تھی اور کھانا کھانے کے لیے کسی سے ادھار لے لیا بلکہ ادھار لینے کے لیے چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ اگلے دن ہی ان کی بیٹی شہر سے آئی جوان کے لیے دو بوریاں چاولوں کی اور ایک کنستر تیل کا اور کچھ پیسے اور دوسری چیزیں لے کر آئی اور ان کو اس بات پہ یقین ہو گیا کہ جو پیسے مَیں نے اپنے کھانے کے لیے رکھے تھے اللہ تعالیٰ نے اس میں چندہ دینے کی وجہ سے ایسی برکت ڈالی کہ بے شمار چیزیں مجھے اگلے دن ہی کھانے کے لیے مل گئیں یعنی یہ بھوکے رہ کر قربانی کرنے والے لوگ ہیں۔

پھر ایک اَور مثال ہے امیر صاحب فرانس نے بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو کس طرح بڑھاتا ہے۔ فرانس کے ایک عرب دوست ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مَیں نے وقفِ جدید کا پچھلا، گذشتہ سال کا میرا خطبہ سنا جس میں مَیں نے مالی قربانی والوں کی مثالیں بیان کی تھیں جیسے آج کر رہا ہوں۔ کہتے ہیں اس خطبے کا میرے پر بڑا اثر ہوا۔ ان کی عمر 46 سال ہے۔ کہتے ہیں مَیں شدید مالی مشکلات کا شکار تھا اور پہلے کبھی مجھے اتنی مالی تنگی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ بینک سے بھی قرض لینا پڑا۔ بینک والے بھی میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ قرض واپس کرو۔ مجھے وارننگ مل چکی تھی کہ اگر میں نے اپنا حساب کلیئر نہ کیا تو میرا اکاؤنٹ بند کر دیں گے بلکہ بعض دفعہ پھر جرمانہ بھی ہو جاتا ہے۔ انہی دنوں کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے میں اجلاسِ عام ہوا۔ اجلاس سے تھوڑی دیر قبل ہی میرے ایک دوست نے زبردستی مجھے 20 یورو دے دیے۔ مَیں نے یہ پیسے اپنی جیب میں رکھ لیے کہ اگلے چند دنوں میں میرے کام آئیں گے۔ اَور تو کچھ تھا نہیں میرے پاس۔ کہتے ہیں میں نے بیس یورو رکھ لیے لیکن جب میں اجلاس پر گیا تو وہاں سیکرٹری مال نے جب چندے کی بات کی تو میں نے وہ بیس یورو چندے میں دے دیے۔ چند دن کے بعد مجھے اپنے بینک سے ایک ٹیلی فون کال آئی تو کہتے ہیں مجھے کیونکہ بُری خبریں سننے کی عادت ہو گئی تھی۔ حالات بہت خراب ہو رہے تھے میں نے سوچا کہ کوئی بری خبر ہی ہو گی۔ بینک والوں نے اب مزید کوئی سختی مجھ پہ کرنی ہے لیکن بینک والوں نے مجھے بتایا کہ متعلقہ ادارے نے انہیں آرڈر کیا ہے کہ میرا بینک اکاؤنٹ بند نہ کیا جائے اور جو چھ سو یورو کی رقم منفی میں تھی ان کے اکاؤنٹ میں اس کو پلس کر دیں، اس کو جمع کر دیں، کریڈٹ کر دیں۔ کہتے ہیں میرے لیے یہ بڑی حیرانی والی بات تھی کیونکہ بینکوں کے رویے تو بڑے سخت ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کچھ ہی دن بعد میرے کام کی انشورنس نے مجھے ایک بڑی رقم ادا کر دی جو ایک مدت سے رُکی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ یہ سارے واقعات وقفِ جدید کا خطبہ سننے اور معمولی رقم چندے میں دینے کے بعد پیش آئے۔ پہلے میں سوچا کرتا تھا کہ میرے ساتھ بھی معجزات ہو سکتے ہیں؟ ان لوگوں کے معجزات کے بڑے واقعات سناتے رہتے ہیں۔ میرے ساتھ تو نہیں کبھی ہوا لیکن اب اللہ تعالیٰ نے مجھے چندے کی برکات کا نمونہ دکھایا ہے تو مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی معجزات ہوتے ہیں۔

ہیٹی کے مبلغ قیصر صاحب لکھتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے سلوک اور ایمان مضبوط کرنے کا ایک اَور واقعہ ہے۔ اب یہ واقعات مختلف جگہوں کے ہیں، کوئی افریقہ میں ہے، کوئی امریکہ میں ہے، کوئی یورپ میں ہے، کوئی شمال میں ہے، کوئی جنوب میں ہے اور آپس میں ان کا رابطہ اور تعلق بھی کوئی نہیں لیکن ملتے جلتے واقعات ہیں۔ پورٹ آف پرنس کے ایک نَو احمدی ابراہیم صاحب چند دن قبل دفتر سے گھر جا رہے تھے۔ راستے میں ان کی ایک فائل گر گئی جس میں بعض ضروری کاغذات اور سندات تھیں اور 13 ہزار گورد (gourde) کی رقم تھی، ان کے ہاں جو وہاں کرنسی ہے۔ انہوں نے واپس جا کر سارا رستہ چیک کیا۔ انہیں فائل نہیں ملی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے دل میں عہد کیا کہ میں نے وقفِ جدید کا جو ایک ہزار گورد کا وعدہ کیا تھا وہ ضرور پورا کروں گا۔ چاہے میرے پاس پیسے ہوں یا نہ ہوں۔ کہیں سے لے کے کر دوں گا۔ چنانچہ میں نے کسی سے قرض لے کر وعدے کے مطابق اپنا چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ چندہ دیا تھا تو اسی دن شام کو جس دن چندہ ادا کیا کسی نامعلوم شخص کا فون آیا کہ آپ کی فائل میرے پاس ہے۔ مجھ سے آ کر لے جائیں۔ کہتے ہیں میں فوراً پہنچا تو اس شخص نے مجھے فائل پکڑا دی اور کہنے لگا کہ مجھے آپ کا پتہ تلاش کرنے کے لیے فائل اندر سے دیکھنی پڑی تھی اس لیے میں نے آپ کی فائل بھی کھولی ہے۔ آپ اپنی رقم اور کاغذات چیک کر لیں۔ میں نے چیک کیا تو تمام رقم اور کاغذات فائل میں موجود تھے۔ کہتے ہیں اس پر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ محض چندے کی برکت تھی جس کی وجہ سے میرے گم شدہ کاغذات جو ضروری کاغذات تھے وہ بھی مجھے مل گئے اور رقم بھی جن کا ملنا بظاہر مشکل تھا۔

مبلغ انچارج گنی کناکری کہتے ہیں کہ کنڈیا ریجن کے ایک گاؤں کے ایک احمدی دوست ابوبکر صاحب کو جب وقفِ جدید کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی تو پہلے تو انہوں نے کچھ پس و پیش کیا۔ پھر اپنا وعدہ ادا کر دیا۔ چندے کی ادائیگی کے کچھ عرصے بعد انہوں نے ہمارے لوکل مشنری کو بتایا کہ جماعت احمدیہ واقعۃً الٰہی جماعت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں حکومت کا ملازم ہوں اور عرصہ ہوا میری ایک ٹانگ حادثے میں ٹوٹ گئی تھی جو کہ مناسب میڈیکل سہولت نہ ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر جڑ نہ سکی جس کی وجہ سے میری ایک ٹانگ چھوٹی رہ گئی جس کی مجھے مسلسل تکلیف رہتی تھی۔ اب کچھ عرصے سے مَیں پیسے جمع کر رہا تھا کہ مجھے ایک ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کا آپریشن ہو جائے تو یہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس بار کچھ پیسے جمع ہو گئے تھے کہ میں اپنی ٹانگ کا آپریشن کروا لیتا لیکن جب مشنری نے چندے کی تحریک کی تو مَیں نے سوچا کہ اس دفعہ چندہ رہنے دیتا ہوں۔ نہیں دیتا اور اپنے آپریشن کی رقم رکھ لیتا ہوں لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی۔ پھر مجھے خیال آیا کہ نہیں اللہ پر توکّل کرتے ہوئے ساری رقم چندے میں ادا کر دی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی اس بات کو دو دن نہیں گزرے تھے کہ میرے دفتر کی طرف سے مجھے خط آیا کہ میرے آپریشن کا سارا خرچ حکومت ادا کرے گی اور میں جہاں چاہتا ہوں اپنا علاج کروا سکتا ہوں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ صرف اور صرف چندے کی برکت سے ہی ہوا ہے۔ پس یہ کوئی اتفاقی باتیں نہیں ہیں۔ یہ ان لوگوں پر جو اس پر توکل کرتے ہیں ان کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سلوک ہیں اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بھی دلیل ہے۔

قادیان سے مامون رشید صاحب سیکرٹری وقفِ جدید لکھتے ہیں کہ ایک صاحب ہیں سولیچہ صاحب ان کا اس سال چندہ وقف جدید بعض گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے بقایا تھا۔ ان کے بھائی نے ان کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اب سال کا اختتام ہے اس کی جلدی ادائیگی کرو لیکن ان کے اکاؤنٹ میں اس قدر رقم نہیں تھی کہ مکمل چندہ ادا کر سکیں بلکہ کل رقم کا صرف تیس فیصد ہی اکاؤنٹ میں موجود تھا۔ موصوف بڑے فکرمند تھے کہ کس طرح مکمل ادائیگی کریں۔ آخر جو رقم اکاؤنٹ میں تھی وہی انہوں نے چندہ ادا کر دی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ طور پر چند ہی لمحات میں اکاؤنٹ میں اتنی مزید رقم آ گئی جس سے وہ بقایا بھی ادا کر سکتے تھے چنانچہ اسی وقت انہوں نے وہ رقم اپنے وعدہ کے مطابق ادا کر دی۔ کہتے ہیں کہ ہمیشہ وعدہ جات سال کے اختتام سے پہلے ادا کر دیا کرتے تھے لیکن اس سال ان کی اور ان کے بچے کی بیماری کی وجہ سے بقایا رہ گیا تھا۔ وہ اس بات سے بڑے پریشان بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس کا انتظام کر دیا اور کہتے ہیں میرے ایمان میں یہ تقویت کا باعث بنا۔

انڈیا سے ہی عبدالمحمود صاحب انسپکٹر وقف جدید ہیں وہ بھی ایک دوست کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ضلع پیربھوم کے ایک گاؤں، بنگال کا ایک گاؤں ہے۔ اس کا یہ واقعہ ہے کہ ان صاحب کی کریانے کی ہول سیل کی دکان ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی چلتی ہے۔ موصوف روزانہ دکان کھولتے ہی سو روپیہ ایک صندوق میں باقاعدگی سے ڈالتے تھے جس سے اپنے وعدے کے مطابق چندے کی ادائیگی کر دیتے تھے۔ صبح آ کر پہلا کام یہ کرتے تھے کہ ایک بکس میں سو روپیہ ڈال دیا۔ کہتے ہیں ایک دن ان کی دکان میں خریداری کے لیے بہت کم لوگ آئے اور جو خرچ تھا وہ پورا نہیں ہو رہا تھا۔ اگلے دن انہوں نے یہ نہیں کیا کہ سو روپیہ نہ ڈالے ہوں۔ اگلے دن دکان کھولتے ہی موصوف نے سو کے بجائے تین سو روپے اس صندوق میں، بکس میں ڈال دیے اور دل میں سوچا کیوں نہ آج اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ایسا ہوا کہ اسی دن دوپہر کے بعد کہتے ہیں میرے پاس آٹھ خریدار آئے۔ تھوک کا کام تھا اور بڑا کاروبار تھا۔ اس میں وقت لگتا ہے، بوریاں اٹھوائی ہوں گی۔ کہتے ہیں میں اتنا مصروف ہو گیا کہ اس میں سے ایک خریدار کو یہ کہہ کر واپس بھیجنا پڑا کہ کل آ جانا اور باقی لوگوں کو سامان دیتے دیتے رات دیر ہو گئی اور کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اس دن کافی کمائی ہوئی اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب انسان پر خوش ہوتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ انسان دونوں ہاتھوں سے نہیں سنبھال سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا — کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو — اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
سوچو دعاء فاتحہ کو پڑھ کے بار بار — کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

گنی بساؤ اوئیو (Oio) ریجن کے مشنری عبدالعزیز صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ایک ضعیف بوڑھی خاتون مسکوتہ (Mascuta) صاحبہ ہیں۔ ان کو وقفِ جدید کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی تو کہنے لگیں کہ مَیں نے وعدے کے مطابق رقم جمع کر کے رکھی ہوئی تھی لیکن کل رات اپنے بھائی کی طرف جارہی تھی کہ راستے میں وہ رقم کہیں گم گئی ہے، گرگئی ہے۔ میں وہ رقم تلاش کررہی ہوں۔ جونہی مجھے رقم ملے گی میں ادائیگی کردوں گی۔ اس کے بعد وہ رقم تلاش کرتی رہیں لیکن کہیں نہیں ملی۔ اس پر انہوں نے اپنی بیٹی سے کچھ رقم ادھار لے کر وقفِ جدید میں ادا کردی اور یہ رقم ادا کرنے کے بعد انہوں نے دوبارہ اپنی گری ہوئی تھیلی ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ کہتی ہیں ابھی میں چند میٹر دور گئی تھی کہ وہی رقم جو پلاسٹک کے ایک لفافے میں بند تھی سڑک کے درمیان میں پڑی ہوئی مل گئی۔ اس پر بہت خوش ہوئیں اور اگلے دن واپس آئیں اور اپنے وعدے کے مطابق ادائیگی مکمل کی اور پھر یہ لوگوں کو بتانے لگیں کہ چندے کی، وقفِ جدید کے چندے کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو گم شدہ رقم واپس دلا دی۔

مالی کے ریجن سکاسو کے ایک مبلغ احمد بلال صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع احمد جَلَا صاحب مشن ہاؤس آئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ پہلے باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے تھے لیکن پھر کچھ مالی مشکلات کی وجہ سے چندہ ادا نہیں کر پائے۔ ایک روز انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ لوگ ایک مجمع کے ساتھ ایک وسیع راستے پر چل رہے ہیں اور یہ راستہ آگے جا کر بہت سے راستوں میں تقسیم ہو گیا ہے لیکن آگے تقسیم ہونے والے سارے راستے انتہائی خراب اور دشوار گزار ہیں۔ اس موقعے پر انہوں نے دعا کی تو آسمان سے ایک سواری آئی جو انہیں لے کر آسمان کی طرف چلی گئی اور پھر جب خراب راستہ ختم ہو گیا تو اس سواری نے انہیں دوبارہ وسیع راستے پر اتار دیا۔ کہتے ہیں کہ وہاں انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا جنہوں نے انہیں بتایا کہ یہ سواری تمہیں تمہارے چندے کی ادائیگی کی وجہ سے لینے گئی تھی۔ کہتے ہیں بعض اوقات مشکل آتی ہیں مگر ایک احمدی جو باقاعدگی سے خدا کی راہ میں چندہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ مشکلات کے وقت ان میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس نومبائع نے چندہ ادا کیا اور کہا کہ آئندہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ چندے کی ادائیگی میں کبھی سستی نہیں کرے گا۔ کیا یہ بھی کوئی اتفاق ہے۔

تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ اروشا ریجن کی ایک جماعت میں چندے کی تحریک کی گئی تو ایک غریب خاتون فاطمہ صاحبہ جو کیلے اور پھل بیچ کر گزارہ کرتی ہیں انہوں نے دو دن کی تمام آمدنی وقفِ جدید میں ادا کردی اور اپنی فیملی کو بھی باقاعدہ وقفِ جدید میں شامل کروایا۔ اسی طرح جماعت کی ایک اَور ضعیف خاتون ہیں ان کو بھی تحریک کی گئی تو اگلے دن صبح آٹھ بجے خود مشن ہاؤس آئیں اور پانچ ہزار شلنگ وقفِ جدید میں ادا کیے۔ اب یہ وہ لوگ ہیں (جن کے متعلق) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کو دیکھ کر کہ کس طرح قربانیاں کرتے ہیں۔ (ماخوذ از ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 313 حاشیہ) اور توجہ دلانے پر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ توجہ دلائی جائے تو یہ لوگ قربانی بھی کرتے ہیں۔

تنزانیہ کے امیر صاحب نے ہی ایک اَور واقعہ لکھا ہے کہ گذشتہ سالوں سے ملک کے معاشی حالات نہایت تنگ ہیں لیکن احمدی بہت اخلاص سے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ اروشا شہر کے ایک دوست وزیری صاحب جو کہ اخبار بیچ کر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ ان کو جب وقفِ جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی تو انہوں نے حسب توفیق ادائیگی کی اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ میں آئندہ سے روزانہ ایک کپ چائے کا خرچ کم کر کے وہ رقم چندے میں ادا کروں گا۔ اب غریب آدمی اس طرح بھی پیسے بچاتے ہیں کہ ایک پیالی چائے کی نہیں پیوں گا اور اس کا جو خرچ ہے وہ چندے میں ادا کروں گا۔ یہ احساس ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ ہی لکھتے ہیں کہ مارا ریجن کی جماعت کے ایک مخلص نوجوان ہیں۔ عموماً یہ وقفِ جدید کا سال ختم ہونے سے قبل ہی مکمل ادائیگی کر دیتے ہیں لیکن اس سال معاشی حالات کی تنگی کی وجہ سے ابھی پندرہ ہزار شلنگ ان کے بقایا تھے۔ ان کے پاس معمولی رقم تھی۔ شلنگ کی بھی کوئی ویلیو نہیں۔ بہت کم ویلیو ہے۔ انہوں نے حساب لگایا کہ مہینے کے اختتام پر اگر یہ رقم بھی چندے میں ادا کر دی تو ان کے پاس اخراجات کے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ بہرحال انہوں نے اللہ پر توکّل کر کے یہ رقم چندے میں ادا کر دی۔ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دن ہی ان کے دفتر سے فون آیا کہ گذشتہ تین ماہ سے ان کے کچھ بل واجب الادا ہیں وہ کلیئر ہو گئے ہیں اور اسی طرح نئے سال میں ان کی تنخواہ میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ ان کا بھی یہ ایمان ہے کہ چندے کی برکت سے ہی کچھ دنوں میں مجھے چھ گنا زیادہ رقم مل گئی۔ کہاں یہ حالت تھی کہ گھر کا خرچہ کس طرح چلے گا اور کہاں یہ حالت کہ اللہ تعالیٰ نے چھ گنا زیادہ رقم دے دی۔

برکینا فاسو کے کایا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی عبدو صاحب ہیں وہ بتاتے ہیں کہ چندہ جات کی ادائیگی میں حصہ تو لیتا تھا مگر باقاعدہ نہیں تھا۔ گذشتہ سال میں نے ارادہ کیا کہ آئندہ میں چندے کی تمام مدات میں شامل ہونے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ کہتے ہیں کہ جب سے مَیں نے فیصلہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں اور جب سے میں باقاعدہ ہوا ہوں میرے تمام معاملات، میرے مال، میرے مویشی، فصل ہر چیز میں برکت شروع ہو گئی ہے۔ غرض یہ کہ کئی ایک مشکلات تھیں جن کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا وہ بھی آہستہ آہستہ حل ہو گئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابھی گذشتہ ماہ ہی میری بیوی حاملہ تھی اور ہسپتال کے اخراجات کے لیے میرے پاس پیسے نہیں تھے مگر جب ڈیلیوری کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے غیب سے مدد کی اور سارا انتظام ہو گیا اور ان کے ہاں بچی پیدا ہوئی اور بیوی بھی خیریت سے ہے۔ کہتے ہیں یہ سب کچھ مَیں نے دیکھا ہے اور مَیں یہی سوچتا ہوں کہ چندے کی برکات سے ہے۔

پھر رشیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ بَدَایَان اَڈْوَارْد صاحب آرمینین ہیں لیکن رشیا میں رہتے ہیں۔ انہیں کافی مطالعہ اور سوچ بچار کے بعد احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ قبولِ احمدیت کے ساتھ ہی انہیں جماعت میں مالی قربانی کے نظام سے متعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے باقاعدہ ہر ماہ چندہ وقف جدید اور تحریک جدید ادا کرنا شروع کر دیا۔ کام کے سلسلہ میں ملک کے اندر بھی اور ملک سے باہر بھی کافی سفر کرتے ہیں لیکن سفروں میں رہنے کے باوجود باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان کا چھوٹا موٹا کام ہے یہ نہیں کہ کوئی بہت صاحبِ حیثیت ہوں اس لیے سفر کرتے ہیں۔

اَڈْوَارُد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جنوری 2020ء میں اپنے کام کے سلسلے میں انہوں نے آرمینیا جانا تھا اور وہاں سے کازان جانا تھا۔ یہ کام بہت ضروری تھا لیکن ان کے پاس سفر کے اخراجات کے لیے مناسب رقم میسر نہیں تھی۔ پریشانی بھی تھی دعا بھی کر رہے تھے۔ کہتے ہیں 30 دسمبر والے دن ایک ایسی کمپنی سے ان کے اکاؤنٹ میں رقم منتقل کی گئی جس نے یہ رقم انہیں فروری میں ادا کرنی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کے علاوہ اَور بھی لوگ ہیں جنہیں یہ رقم فروری میں ملنی ہے لیکن صرف ان کو یہ رقم فروری کے بجائے دسمبر میں ادا کر دی گئی اور یہ ان کا یقین ہے کہ یہ صرف اور صرف چندے کی برکت ہے ورنہ یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ اتنے لوگوں میں سے یہ رقم صرف مجھے تیس دسمبر کو کیوں دی گئی۔ اور وہ مزید لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سلوک اور پیار کا اندازہ صرف ایک احمدی مسلمان کو ہی ہو سکتا ہے۔ اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ایمان مضبوط کرتا ہے۔

آئیوری کوسٹ سے سان پیدرو ریجن کے مبلغ وقار صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں پیدرو ریجن میں 2014ء میں فنتا کرو گاؤں میں بیس افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہوئی تھی اور یہاں ایک صاحب تھے جارہ صاحب۔ ان کا پیچھے سے تعلق برکینا فاسو سے تھا۔ اس جماعت کے ایک ایکٹو ممبر یہی تھے اور ایک سال ہو گیا۔ وہ برکینا فاسو واپس چلے گئے تھے۔ ان کے واپس جانے پر کافی پریشانی تھی کیونکہ باقی لوگ اس قدر فعال نہیں تھے۔ ان کی تربیت کی بھی ضرورت تھی۔ بہرحال ان کے بیٹے عیسیٰ جارا جو کہ شادی شدہ ہیں اور کاشتکاری کرتے ہیں ان سے رابطہ کیا گیا انہیں خدام الاحمدیہ کے نیشنل اجتماع پر جانے کے لیے آمادہ کیا گیا۔ انہیں چندے کی اہمیت اور برکات اور نظامِ جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے اور دعا کرتے رہنے کے لیے کہا گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد دسمبر میں نیشنل جلسہ سالانہ سے قبل موصوف میرے پاس آئے اور دس ہزار فرانک سیفا کی رقم چندہ میں ادا کر دی۔ اس پر میں نے انہیں حیران ہو کر کہا کیونکہ بظاہر ان کے حالات کے مطابق بہت زیادہ تھی کہ یہ رقم آپ نے کس طرح دے دی؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ جب سے میں نے چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے مجھ پر خدا تعالیٰ کے بے شمار فضل ہو رہے ہیں۔ مجھے میرے کھیت سے دوسروں کی نسبت زیادہ نفع حاصل ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ جو نورانی چہرے والے ہیں لوگوں کو خیر کے راستے کی طرف بلا رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جو کہ دنیا کو ہدایت کی طرف بلا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی اور کہتے ہیں اب میں باقاعدہ چندہ ادا کروں گا۔

انڈیا سے انسپکٹر وقف جدید ہیں انہوں نے بارہ سال کی ایک بچی کا ذکر کیا ہے کہ وہ کئی سال سے باقاعدگی سے وقف جدید کا چندہ دیتی ہے اور ایک تھیلی میں پیسے جمع کرتی رہتی ہے۔ نہ وہ بول سکتی ہے نہ سن سکتی ہے لیکن جو بھی اس کو رقم ملے وہ جب دوسروں کو چندہ دیتے دیکھتی ہے تو اس کو بھی شوق پیدا ہوا۔

اسی طرح لائبیریا سے ایک مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کی ایک جماعت ہے اس میں مغرب عشاء کے بعد احبابِ جماعت کو مَیں نے وقف جدید کے چندے کے حوالے سے تحریک کی تو احباب نے حسبِ معمول باری باری اپنا اور اپنے فیملی ممبر کا چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ اسی دوران دو چھوٹے لڑکے عزیزم سلیمان اور عزیزم عبداللہ کمارا مسجد سے اٹھ کر چلے گئے اور کچھ دیر کے بعد دونوں واپس آئے اور بیس بیس لائبیرین ڈالر چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کیونکہ عموماً وہاں والدین بچوں کا چندہ دیتے ہیں اس لیے مجھے خیال آیا کہ ان بچوں سے پوچھوں کہ انہوں نے اپنا چندہ خود کیوں دیا ہے۔ اس پر دونوں بچے کہنے لگے کہ ہمیں یہ پتا چلا تھا کہ خلیفۂ وقت کا یہ ارشاد ہے کہ بچے بھی وقفِ جدید میں شامل ہوں۔ اس لیے ہم نے سوچا کہ اب ہم خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق پیسے جمع کر کے خود اپنا چندہ ادا کریں گے۔ دور دراز کے علاقے میں بیٹھے ہوئے بچے جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں لیکن اب یہ اخلاص اور تعلق ہے جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی ان کے دلوں میں پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے اخلاص و وفا کو مزید بڑھائے۔ پس بچے ہیں یا بڑے، نومبائعین ہیں یا پرانے احمدی ان کو یہ ادراک حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کا ایک ذریعہ اس کی راہ میں خرچ کرنا ہے اور پھر بعض کی تو خدا تعالیٰ خود رہ نمائی بھی کرتا ہے جیسے میں نے واقعات میں بھی بتایا۔ یہ لوگ ایسے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے قابلِ رشک کہلانے والے ہیں۔

اب میں وقفِ جدید کے حوالے سے گذشتہ سال کے دوران جو وقفِ جدید کے چندے کی قربانیاں ہوئی ہیں ان کی رپورٹ پیش کروں گا اور نئے سال کا اعلان بھی (کروں گا)۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا باسٹھواں سال 31/دسمبر کو ختم ہوا اور نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے۔ اس دوران میں وقفِ جدید میں کُل دنیا کی جماعتہائے احمدیہ کو چھیانوے لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ گذشتہ سال

سے یہ رقم پانچ لاکھ پاؤنڈز زیادہ ہے۔

اس سال برطانیہ دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرِفہرست ہے اور اس طرح تفصیل یوں ہے کہ برطانیہ نمبر ایک ہے۔ پھر پاکستان ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر امریکہ۔ پھر کینیڈا۔ پھر بھارت۔ آسٹریلیا۔ انڈونیشیا اور پھر مڈل ایسٹ کی دو جماعتیں ہیں۔ امیر صاحب نے کہا تھا وقفِ جدید میں بڑھ جائیں گے۔ انہوں نے اپنا قول پورا کر ہی دیا۔

دس بڑی جماعتیں جن کا گذشتہ سال کی نسبت مقامی کرنسی میں کافی اضافہ ہوا ہے ان میں انڈونیشیا سرِفہرست ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ اسکے بعد دوسری جماعتیں ہیں بہرحال تین بڑی جماعتیں یہ ہیں۔ بھارت نے بھی کافی، خاطر خواہ اضافہ کیا ہے اور کینیڈا، برطانیہ اور مڈل ایسٹ کی جماعتوں اور پاکستان اور آسٹریلیا کی نسبت بھارت کی مقامی کرنسی میں قربانی کا جو اضافہ ہے وہ ان ملکوں سے زیادہ ہے۔ اس لحاظ سے پانچویں نمبر پر بھارت ہے۔

اور افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک گھانا ہے۔ نمبر دو نائیجیریا۔ نمبر تین برکینا فاسو۔ نمبر چار تنزانیہ۔ نمبر پانچ بینن۔ نمبر چھ گیمبیا۔ نمبر سات کینیا۔ نمبر آٹھ مالی۔ نمبر نو سیرالیون اور دس کانگو کنساشا۔

شاملین کی تعداد کے لحاظ سے اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو وقف جدید کے چندے میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد اٹھارہ لاکھ اکیس ہزار ہے اور اس سال ان کا اضافہ نواسی ہزار ہے۔ eighty-nine thousand کا اضافہ ہوا ہے اور تعداد میں اس سال اضافے کے لحاظ سے نمایاں جماعتوں میں کیمرون نمبر ایک پہ ہے۔ پھر سینیگال ہے۔ پھر سیرالیون ہے۔ پھر نائیجیریا ہے۔ پھر برکینا فاسو ہے۔ پھر انڈونیشیا اور پھر اس طرح باقی جماعتیں ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں یہ ہیں نمبر ایک اسلام آباد۔ نمبر دو آلڈرشاٹ۔ نمبر تین ووسٹر پارک۔ پھر برمنگھم ساؤتھ۔ پھر مسجد فضل۔ پھر پٹنی۔ پھر جلنگھم۔ پھر نیو مولڈن۔ پھر برمنگھم ویسٹ اور ہاؤنسلو نارتھ۔ اور ریجنز کے لحاظ سے پہلے پانچ ریجنز یہ ہیں: بیت الفتوح ریجن نمبر ایک پہ۔ پھر مسجد فضل ریجن۔ پھر مڈلینڈ ریجن۔ اسلام آباد ریجن۔ پھر بیت الاحسان ریجن۔ دفتر اطفال کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں آلڈرشاٹ نمبر ایک پہ۔ پھر روہمپٹن۔ پھر پٹنی۔ اسلام آباد۔ مچم پارک۔ پھر چیم۔ پھر لیمنگٹن سپا۔ پھر ووسٹر پارک۔ پھر رینز پارک۔ پھر سربٹن۔

پاکستان میں چندہ بالغان کی جو پہلی تین جماعتیں ہیں ان میں اول لاہور ہے۔ پھر ربوہ ہے۔ پھر سوم کراچی ہے۔ پاکستان کرنسی کی ویلیو کی وجہ سے پیچھے چلا گیا ہے۔ اگر گذشتہ سال جتنی اس کی کرنسی کی ویلیو ہوتی تو اس دفعہ پاکستان پھر نمبر ایک پہ ہی ہونا تھا۔ برطانیہ کا اتنا زیادہ کمال بھی نہیں ہے۔ چندہ بالغان میں جو پاکستان کے اضلاع ہیں ان میں اسلام آباد۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ ملتان۔ عمرکوٹ۔ حیدرآباد۔ ڈیرہ غازی خان۔ میرپور خاص اور پشاور۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں ہیں اسلام آباد شہر۔ ٹاؤن شپ لاہور۔ ڈیفنس لاہور۔ دارالذکر لاہور۔ گلشن اقبال کراچی۔ سمن آباد لاہور۔ راولپنڈی شہر۔ عزیز آباد کراچی۔ گلشن جامی کراچی اور دہلی گیٹ لاہور۔

وہاں تو ہر طرح کے حالات خراب ہیں اس کے باوجود اللہ کے فضل سے وہاں بھی بڑی قربانیاں دینے والے لوگ ہیں۔ دفتر اطفال میں پاکستان کی تین بڑی جماعتیں جو ہیں اول لاہور۔ دوئم کراچی اور سوئم ربوہ اور اضلاع کی پوزیشنز اس طرح ہے سیالکوٹ نمبر ایک۔ گوجرانوالہ نمبر دو۔ پھر سرگودھا۔ پھر حیدرآباد۔ پھر ڈیرہ غازی خان۔ پھر شیخوپورہ۔ پھر میرپور خاص۔ پھر عمرکوٹ۔ پھر اوکاڑہ۔ پھر پشاور۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پانچ لوکل جماعتیں، لوکل امارات یہ ہیں نمبر ایک ہیمبرگ۔ نمبر دو فرینکفرٹ۔ نمبر تین ڈٹسن باخ۔ نمبر چار گروس گیراؤ اور نمبر پانچ ویزبادن۔ چندہ بالغان میں وقف جدید میں پہلی دس جماعتیں نوئیس، روڈر مارک، نیڈا، مہدی آباد، فلورس ہائم، فریڈ برگ، بینز ہائم، لانگن، کوبلنز، ہناؤ اور پنی برگ ہیں۔ دفتر اطفال میں پہلی پانچ ریجن ہیں، ہیسن ساؤتھ ایسٹ (سوداوسٹ) ہے۔ ہیسن مٹے۔ تاونس۔ ہیسن ساؤتھ اور رائن لینڈ فالز۔ بہرحال جو بھی ان کے نام ہیں جرمن خود ہی اصلاح کر لیں۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی دس جماعتیں میری لینڈ نمبر ایک۔ پھر سیلیکون ویلی۔ پھر لاس اینجلس۔ پھر ہیوسٹن۔ پھر سینٹرل ورجینیا۔ پھر سیئٹل۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر ساؤتھ ورجینیا۔ پھر شکاگو۔ پھر نارتھ ورجینیا۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں وان نمبر ایک پہ۔ کیلگری نمبر دو پہ۔ پیس ولیج نمبر تین۔ وینکوور نمبر چار۔ مسی ساگا نمبر پانچ اور بڑی جماعتیں ڈرہم، بریڈفورڈ، ایڈمنٹن ویسٹ، ملٹن ویسٹ، ہیملٹن ماؤنٹین، آٹوا ایسٹ اور آٹوا ویسٹ۔ ایئرڈری (Airdrie)، وینی پیگ اور ایبٹس فورڈ ہیں۔

اور دفتر اطفال کی پانچ نمایاں امارتیں ہیں واگن، میرا خیال ہے وان ہوگا انہوں نے اردو میں اس کو واگن بنا دیا ہے اور کیلگری۔ پھر پیس ولیج۔ پھر ویسٹن۔ بریمپٹن ویسٹ۔ دفتر اطفال کی پانچ نمایاں جماعتیں ڈرہم، بریڈفورڈ، ملٹن ویسٹ، اور ایئرڈری (Airdrie)، ہملٹن ماؤنٹین ہیں۔

بھارت کے صوبہ جات جو ہیں ان میں کیرالہ نمبر ایک پہ ہے، جموں کشمیر نمبر دو پہ، باوجود خراب حالات کے یہ نمبر دو پہ ہے۔ کرناٹکہ نمبر تین۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر تیلنگانہ۔ پھر اڑیشہ۔ پھر پنجاب۔ پھر ویسٹ بنگال۔ پھر دہلی۔ پھر اتر پردیش۔ اور وصولی کے لحاظ سے بھارت کی جو جماعتیں ہیں ان میں پاٹھاپریام نمبر ایک پہ۔ پھر قادیان نمبر دو۔ پھر حیدرآباد۔ پھر کالی کٹ۔ پھر بنگلور۔ کوئمباٹور۔ کولکتہ۔ کیرولائی۔ کیرانگ۔ پینگاڈی (Payangadi)۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں نمبر ایک پہ میلبورن لانگ وارِن۔ کاسل ہِل۔ میلبورن بیروِک۔ مارسڈن پارک۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ۔ MT ڈروئٹ (Druitt)۔ پینرِتھ (Penrith)۔ بلیک ٹاؤن۔ کینبرا۔ پرتھ (Perth)۔ اطفال میں آسٹریلیا میں ملبرن لانگ وارِن، ایڈیلیڈ ساؤتھ، میلبرن بیروِک اور MT ڈروئٹ اور پینرِتھ اور لوگن ایسٹ، پرتھ اور مارسڈن پارک، کاسل ہِل اور پھر لوگن ویسٹ ہیں۔ بالغان میں آسٹریلیا کی جماعتیں کاسل ہِل، میلبرن لانگ وارِن، مارسڈن پارک، میلبرن بیروِک، MT ڈروئٹ، بلیک ٹاؤن، ایڈیلیڈ ساؤتھ، پینرِتھ، کینبرا اور پرتھ ہیں۔

یہاں بھی آج کل آگ نے تباہی مچائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر بھی رحم کرے اور یہ لوگ حقیقت میں اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے بھی ہوں۔ بہرحال اس کے باوجود احمدی وہاں اللہ کے فضل سے قربانیاں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

پاکستان کے حالات جیسا کہ مَیں نے کہا کہ معاشی لحاظ سے خراب ہو رہے ہیں۔ اسی وجہ سے کرنسی کی ویلیو کوئی نہیں اور اس لیے پوزیشن بھی ان کی پیچھے چلی گئی۔ اس کے باوجود قربانی میں یہ کمی نہیں کرتے۔ اسی طرح سیاسی حالات بھی خراب ہیں جس کا اثر معاشی حالات پر بھی پڑ رہا ہے۔ پھر اس ریجن میں بھارت پاکستان کی کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ بھارت میں اندرونی طور پر بھی خبروں کے مطابق حالات کافی خراب ہیں اور دنیا کی عمومی حالت بھی ایسی ہے کہ لگتا ہے کہ یہ سب اپنی تباہی کو آواز دے رہے ہیں۔ مڈل ایسٹ کے حالات بھی اب خراب ہو رہے ہیں۔ ایران اور امریکہ اور اسرائیل کی جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ مسلمان ملکوں میں آپس میں اتحاد نہیں ہے۔ پس دنیا کے تباہی سے بچنے اور خدا کی طرف آنے کے لیے ہمیں بہت دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور ان کو عقل اور سمجھ دے۔

نیا سال شروع ہوا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو مبارک بادیں دے رہے ہیں لیکن اندھیرے گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس اس سال کے بابرکت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو اس طرح بابرکت فرمائے کہ دنیا کی حکومتیں اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے دنیا کو تباہی کی طرف نہ لے جائیں بلکہ دنیا میں امن اور انصاف قائم کرنے والی ہوں۔ اپنی ذاتی اناؤں میں پڑ کر اپنے ملکی مفادات کو حاصل کرنے کے لیے انسانیت کو تباہ کرنے کے درپے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ مسلمان ممالک ہیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کے ساتھ جڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے میں مددگار بنیں اور یہ لوگ توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں نہ کہ مسیح موعودؑ کی مخالفت میں اتنے بڑھ جائیں کہ اب تو انتہا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ حق ادا کرتے ہوئے دنیا میں توحید کا جھنڈا لہرانے والے ہوں اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانے والے ہوں اور اس کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو استعمال کرنے والے ہوں۔ اگر ہم یہ سوچ نہیں رکھتے اور اس سوچ کے ساتھ دعائیں نہیں کرتے اور اپنی دعاؤں کے ساتھ نئے سال میں داخل نہیں ہوتے تو ہمارے نئے سال کی مبارک بادیں سطحی مبارک بادیں ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔

پس نئے سال کی حقیقی مبارک باد ہم پر جو ذمہ داری ڈال رہی ہے اس کا ہر احمدی بڑے چھوٹے مرد عورت کو احساس ہونا چاہیے اور اس کے لیے اپنی تمام کوششوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہیے اور اپنی دعاؤں میں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں ایک خاص کیفیت پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ تبھی ہم اس سال کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے والے ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا‘‘

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 232)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

’’اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں‘‘

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 473)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جونہی حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی کارروائی کیلئے تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی۔ احباب نے بڑے جوش کے ساتھ نعرے بلند کیے۔

جلسہ سالانہ فرانس کی اختتامی تقریب

3 بجکر 40 منٹ پر اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ سلیم طورے صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم منصور احمد مبشر صاحب مبلغ سلسلہ سٹراس برگ فرانس نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ بِكَ اَلْحَوْلُ یَا قَیُّوْمُ یَا مَنْبَعَ الْهُدٰی کے منتخب اشعار مکرم حمزہ بلاربّی صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیے۔ اسکے بعد اسامہ احمد صاحب مبلغ فرانس نے اس قصیدہ کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم مطلوب احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

پیش کیا۔

تقسیم تعلیمی اسناد

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 36 طلبا کو اسناد عطا فرمائیں۔ تعلیمی اسناد حاصل کرنے والے ان خوش نصیب طلبا کے اسماء درج ذیل ہیں۔

نعمان رشید	اے لیول ہیومن ریسورسز اینڈ کمیونیکیشن
ابصار احمد	اے لیول ٹیکنالوجی، انفارمیشن اینڈ ڈیجیٹل سسٹم
Aimene Akkouche	اے لیول سائنس
شفیق محمد	بی اے ٹیکنالوجی
مطلوب احمد	بی اے الیکٹریکل انجینئرنگ
نصیر احمد راجپوت	بی اے اکاؤنٹنسی اینڈ مینجمنٹ
محمد فہیم افضل	بی اے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی
ملک نعمان مظفر	بی اے ٹیکنالوجی
اسد اللہ	بی اے سائنس الیکٹریکل انجینئرنگ
ذیشان رشید	Bachelor in Nursing
توصیف افضل	BTEC ہائرنیشنل ڈپلومہ اکاؤنٹنسی اینڈ مینجمنٹ
فرزان احمد	گریجوایٹ کیمیکل کنٹرول پراسز
سلیمان طارق	BTEC ہائرنیشنل ڈپلومہ الیکٹرانک
Samir Bounpeng	ماسٹر انٹرنیشنل اینڈ کوآپریٹ فنانس
محمد انور احمد	ماسٹرز ان ہسٹری (History)
سعید احمد راجپوت	ماسٹر فنانس
حسان احمد	ماسٹر ٹیکنالوجی
احمد Chettih	ماسٹر سائنس، ٹیکنالوجی اینڈ ہیلتھ
فہد محمود بٹ (ماسٹر پروفیشنل اِن مینجمنٹ، کوالٹی	client relationship) (management
وجاہت چوہدری	ماسٹر ان مارکیٹنگ اینڈ کمرشل ڈویلپمنٹ
تمثال ملک	ماسٹر مینجمنٹ آف انفارمیشن سسٹم
ھادی جمال احمد	ماسٹر مینجمنٹ
محمد عمان Pere خالد محمود	ماسٹر پبلک ایڈمنسٹریشن
ابراہیم Chettih	ماسٹر Intellectual PropertyLaw
Khan Ahmer	اے لیول بیالوجی
غلام اعجاز یاسر	ماسٹر Embedded system Engineering
محمد کاہلوں	Advocate in the bar of Strasbourg
Baijan Nourou Dine	ماسٹر سائبر سکیورٹی
عادل احمد	BTEC ہائرنیشنل ڈپلومہ اکاؤنٹنسی اینڈ کوآپریٹ مینجمنٹ
شکیل احمد	ڈپلومہ آف مینجمنٹ اینڈ اکاؤنٹنسی
Dapa Sacko	پی ایچ ڈی MRI
ندیم احمد خان	ماسٹر بزنس ایڈمنسٹریشن
سیّد حسین علی	ماسٹرز
Louis le Chevallier	ماسٹرز ایڈمنسٹریٹو افیئرز
رحمان بشیر	ماسٹر ہیومن اینڈ سوشل سائنس
عطاء العلیم	

تعلیمی ایوارڈ کی تقریب کے بعد 4 بجکر 12 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ المجادلہ کی آیت 22 کی تلاوت کی و ترجمہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔ اللہ تعالیٰ جب انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے تو فوری طور پر ہی ساتھ ہی انہیں کامیابیاں ملنی شروع نہیں ہو جاتی بلکہ مخالفین کی طرف سے مخالفت کی آندھیاں چلتی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ بس اب ختم ہوا کہ اب۔ تمام انبیاء کی تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ مخالفین اپنی انتہا تک زور لگا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر پھر انہیں ہی ختم کرتی ہے اور انبیاء کامیاب ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اور اس کا رسول ہی غالب آئیں گے اور دشمن ناکام و نامراد ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کو بھی بدترین مخالفت میں سے گزرنا پڑا اور مخالفین کا خیال تھا کہ ان چند نہتے اور غریب لوگوں کو ہم بڑی آسانی سے اپنے پاؤں تلے کچل دیں گے، ان کو ختم کر دیں گے۔ لیکن ہوا کیا؟ وہ لوگ خود ہی کچلے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور پھر اس زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق نے جب مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا۔ آپ کا کوئی خود ساختہ دعویٰ نہیں تھا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بھی جہاں بہت سی خوشخبریوں سے نوازا، جماعت کی ترقی کی خبر دی، آپ کی مدد اور تائید کی خبر دی، تکمیل اشاعت ہدایت کے وعدہ کے پورا ہونے کی خبر دی، آپ علیہ السلام کو فتح اور غلبہ کی خبر دی وہاں مخالفین کی ناکامیوں کی بھی خبر دی۔ چنانچہ آپ کو كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کا الہام 1883ء سے لے کر 1906ء تک مختلف اوقات میں متعدد بار ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ اس مخالفت کے باوجود، مخالفین کے تمام حیلوں کے باوجود، حکومتوں کے آپ کے خلاف ہونے کے باوجود، ہر مذہب اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کے آپ کے خلاف تمام تر کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابیاں عطا فرمائے گا اور آپ کی جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک موقع پر، ایک مجلس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوا کرتا۔ اس کا وعدہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ بالکل سچا ہے اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں۔

پھر ایک جگہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہتا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اور غلبہ سے مراد یہ ہے جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی ان کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ ان کے ہاتھ سے اس کا بیج بویا جاتا ہے، یہی غلبہ ہوتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ایک دفعہ جاری ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمایت کی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ رسالہ الوصیت میں آپ علیہ السلام نے فرمایا اور پھر وضاحت بھی فرمائی کہ تخم ریزی تو ان کے ہاتھ سے کر دیتا ہے، جو اپنے انبیاء بھیجتا ہے، لیکن تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ان کی وفات کے بعد جب مخالفین ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر دوسری قدرت کا ہاتھ دکھا کر ان مقاصد کی تکمیل کرتا چلا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ دوسری قدرت خلافت ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے بعد اللہ تعالیٰ کس طرح خلافت کے ذریعہ آپ کی جماعت کی ترقی اور وسعت کے سامان پیدا فرماتا چلا جا رہا ہے اور خود لوگوں کے دلوں میں ڈال کر آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی تحریک فرماتا چلا جا رہا ہے اور آج ایک چھوٹے سے گاؤں سے جو کیا ہوا دعویٰ تھا وہ دنیا کے کونے کونے میں گونج رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کے بندے روز بروز ترقی پاتے ہیں۔ جو اس کے بھیجے ہوئے فرستادے ہیں ان کی ترقی کے قدم روز بروز آگے بڑھتے ہیں۔ ان کی جماعتیں آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اس کے نظارے ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ اس کے بعض واقعات اس وقت میں آپ کے سامنے رکھوں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ غیر معمولی طریق پر یہ ترقیات دیتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں
(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)
طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔ پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے
(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)
طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

کس طرح آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے یہ کام کر رہا ہے۔

☆ کیمرون سے ہمارے معلم ابوبکر صاحب کہتے ہیں کہ شہر Banyo (بانیو) سے ایک شخص احمدو صاحب نے مجھے فون کیا کہ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق بالکل علم نہیں تھا لیکن چند دن قبل میرے بیٹے کو ایک پمفلٹ ملا جس کا ٹائٹل تھا جاء المسیح ۔ میں اسی پمفلٹ کے حوالے سے آپ سے رابطہ کر رہا ہوں ۔ انہوں نے بتایا کہ میں نمازوں میں بہت سست تھا ایک دن خواب میں ایک شخص جن کی سفید داڑھی ہے تشریف لائے اور فرمایا کہ اٹھو اور نماز پڑھو۔ پھر مجھے نصیحت کی کہ نماز باقاعدگی سے پڑھا کرو۔ چنانچہ اس خواب کے بعد سے میں نمازوں میں باقاعدگی سے کوشش کر رہا ہوں کہ ایک دن کیبل چینل پر چینل تلاش کر رہا تھا کہ میری نظر ایم ٹی اے افریقہ چینل پر پڑی۔ اور دیکھا کہ وہی سفید داڑھی والے کوئی لیکچر دے رہے ہیں۔ اس طرح مجھے ایم ٹی اے اور جماعت کے متعلق کچھ معلومات تو ملیں لیکن یہ پتا نہ چلا کہ کیمرون میں جماعت ہے یا نہیں۔ اب پمفلٹ کے ذریعہ رابطہ ہوا ہے۔ چنانچہ معلم صاحب نے انہیں تبلیغ کی ۔ انہیں میرا تعارف کرایا کہ یہ ہمارے خلیفۂ وقت ہیں اور اس پر کہنے لگے جو مجھے خواب میں نماز کی باقاعدگی کی نصیحت کر رہا ہے وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ یقیناً وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کام کیلئے مامور ہے۔ اس نے خلافت کی طرف اشارہ کیا۔ معلم صاحب نے انہیں بتایا کہ آپ کے شہر بانیو میں ہماری جماعت ہے اور وہاں ایک ہمارے دوست آدمو صاحب ہیں وہ ہمارے صدر جماعت ہیں آپ ان سے رابطہ کریں ۔ اس پر موصوف نے صدر جماعت سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی ۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے موصوف نمازیں پڑھنے والے بھی ہیں، ایم ٹی اے بھی دیکھتے ہیں ۔اپنے علم اور ایمان میں اضافہ بھی کر رہے ہیں۔

☆ پھر امیر صاحب تنزانیہ ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ لنڈی شہر جہاں 1948ء میں مخالفین کی طرف سے مبلغ مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کے ساتھ بہت ناروا سلوک کیا گیا تھا اور ان کو وہاں سے نکالا گیا تھا۔ اب اسی شہر کے دونوں مقامی ریڈیوز میں ہفتہ وار جماعتی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ احمدیہ ریڈیو کی 24 گھنٹے کی نشریات بھی سنی جاتی ہے۔ ان پروگرامز کی وجہ سے لنڈی شہر کی بڑی مسجد کے امام کے بیٹے نے بیعت کی سعادت پائی۔ موصوف کئی مدارس سے تعلیم یافتہ اور بہت اچھی آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔ ان کا جماعت سے بہت اچھا تعلق ہے۔ ان کے علاوہ ایک دوسری مسجد کے امام بھی حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ان دونوں بااثر شخصیات کی وجہ سے مزید پچاس بیعتیں ہمیں ملی ہیں ۔ لنڈی شہر کا اب یہ حال ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ احمدی کافر ہیں تو اہل علاقہ خود ہی اس کا جواب دینے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ چاہے وہ احمدی ہوئے یا نہیں ہوئے۔ ایک جامعہ مسجد میں مولوی صاحب نے کہا کہ احمدیوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کیا کرو ۔ ان کا علم ہم سے بہت زیادہ ہے۔ ہمارے بڑے بڑے علماء وہ باتیں نہیں جانتے جو ان کے عام مولوی جانتے ہیں۔

☆ پھر نائیجیریا کا ایک واقعہ ہے (ای جے بو) سرکٹ کی اومو میں ایک داعی الی اللہ مبارک صاحب نے میرا خطبہ جمعہ لائیو دکھانا شروع کیا اور میرے خطبہ کے بعد اپنا خطبہ مختصراً دینے لگ گئے تو ایک غیر احمدی دوست جامعیو صاحب جو جمعہ پڑھنے ہماری مسجد آتے تھے انہوں نے اعتراض شروع کر دیئے کہ یہ بدعت ہے۔ اسلامی طریق نہیں ہے ۔ ہم تو جمعہ پڑھنے آتے ہیں ۔ اب جماعت احمدیہ ٹی وی کے ذریعہ سے جمعہ پڑھنے لگی ہے۔ اس طرح کے اعتراض کرنے لگ گئے اس پر ان کو سمجھایا گیا کہ ہم جمعہ اس طرح نہیں پڑھ رہے ہیں ۔ خطبہ سن رہے ہیں آپ پہلے خطبہ سن کر تو دیکھیں ۔ اس پر انہوں نے خطبات میں دلچسپی لینی شروع کر دی۔ اب چند ہفتے قبل وہ اپنی فیملی سمیت آئے اور بیعت کر لی ۔ کہتے تھے کہ خلیفۃ المسیح کے خطبات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ آج اگر اسلام کی تعلیم کسی کے پاس ہے تو وہ خلیفۃ المسیح کے پاس ہے اور جس طرح آپ اپنے خطبات اور خطابات کے ذریعہ مسلمانوں کی ترقی اور رہنمائی کر رہے ہیں یوں لگتا ہے کہ ہمارے دلوں کے تمام راز آپ کے پاس ہیں ۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ہے اور میں اپنے بیوی بچوں سمیت جماعت احمدیہ میں داخل ہو کے اسلام کی حقیقی تعلیم کے زیر سایہ اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔

☆ سہارنپور انڈیا سے ایک صاحب اختر صاحب اپنی قبول احمدیت کا واقعہ سناتے ہیں، کہتے ہیں میں نے 2007 میں خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جس کا چہرہ بہت نورانی تھا جس نے ان کے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔ پھر کہتے ہیں جب میں 2009 میں پاکستان گیا تو وہاں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا تذکرہ سنا جس پر جستجو ہوئی کہ آخر یہ جماعت کون سی ہے۔ تحقیق کرنے پر مجھے جماعت احمدیہ کا ٹول فری نمبر ملا ۔ اور میں نے جماعت کے ساتھ رابطہ کیا ۔ کہتے ہیں اسی دوران ایک اور خواب آئی جس میں میں نے خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا ۔ وہ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور بیعت لیتے ہیں ۔ بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر ہاتھ بڑھاتے ہیں اور بیعت میں شامل ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں میں بھی ہاتھ بڑھاتا ہوں تو پہنچ نہیں پاتا اور مجھے پیچھے سے آوازیں آتی ہیں کہ تو نہیں پہنچ سکتا۔ کہتے ہیں اس خواب کے بعد میری بے چینی مزید بڑھ گئی اور میں دعا کرتا اور ٹول فری سے رابطہ کر کے اپنے شکوک وشبہات کو دور کرتا رہا۔ انہیں دنوں ایک اور خواب آئی کہ ایک قافلہ ہے جو مسجد اقصیٰ کی طرف جا رہا ہے اور کوئی آواز لگاتا ہے کہ تو نہیں پہنچ سکتا۔ مگر میں پھر بھی کوشش کرتا ہوں اور اس قافلے میں شامل ہو جاتا ہوں اور بیعت کا وہی نظارہ جو میں نے پہلے دیکھا تھا، دیکھتا ہوں ۔ لیکن جب بیعت کے لیے اپنا ہاتھ اٹھاتا ہوں تو خلیفۃ المسیح میری کلائی کو پکڑ کر اپنے ہاتھ میں رکھ دیتے ہیں ۔ اس خواب کے بعد میں نے قادیان کی زیارت کی اور بہت اچھا تاثر حاصل کیا۔ لیکن بعض ذاتی مسائل کی وجہ سے بیعت کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد رابطہ بھی قائم نہ رہا۔ وقت یوں ہی گزرتا گیا لیکن یہ خوابیں میں نے دیکھی تھیں اور احمدی احباب سے بعض مسائل پر گفتگو ہوئی تھی اس سے دل میں ایک کسک اور بے چینی سی رہتی تھی۔ کہتے ہیں بالآخر ایک لمبے وقفے کے بعد اس سال میں سیر و تفریح کی غرض سے شملہ گیا تو وہاں کے بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا ایک اسٹال لگا ہوا دیکھا اور بک فیئر کے ذریعہ دوبارہ جماعت سے رابطہ ہو گیا۔ اور اس دفعہ مکمل اطمینان اور خوابوں کی بنا پر میں نے بیعت کر لی۔ اور جماعت میں شامل ہو گیا۔

☆ امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ مالی کے ریجن کولی کورو کے ایک گاؤں میں امسال جماعت کا نفوذ ہوا۔ اس سے قبل گاؤں والے لوگ لامذہب تھے۔ ان کا کوئی مذہب نہیں تھا لیکن اللہ کے فضل سے انہوں نے ہماری تبلیغ کے بعد احمدیت قبول کر لی ۔ اس گاؤں میں مسجد نہیں تھی۔ اب جماعت وہاں مسجد تعمیر کروا رہی ہے۔ مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر گاؤں کے چیف نے بتایا کہ ہم بہت عرصے سے امام مہدی کی جماعت کے منتظر تھے اور وہ کہنے لگے کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زندگی میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی کیونکہ ان کے والد بھی اسی انتظار میں رہے کہ امام مہدی نے آنا ہے تو اس کو قبول کرنا ہے لیکن ان کی زندگی میں ان تک پیغام پہنچ نہیں سکا تھا۔

☆ گھانا کے ناردن ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک علاقہ نسوانا ہے جہاں اہل سنت کافی زیادہ اثر و رسوخ رکھتے ہیں نارتھ میں مسلمان کافی ہیں ۔ وہاں سنی بڑے سخت مخالف ہیں وہ مصر سے ایک عالم کو فروری 2019 میں لیکر آئے۔ تاکہ جہاں جہاں نئی جماعتی قائم ہوئی ہیں وہاں اس کے ذریعہ اہل سنت کی مساجد قائم کی جائیں اور پانی کے نلکے لگائیں کیوں کہ وہاں جماعت احمدیہ پانی کے نلکے لگاتی ہے تاکہ لوگ احمدیت چھوڑ کر ان کے ساتھ مل جائیں ۔ نیز انہوں نے امام بھی مقرر کر دیئے جن کی تین سوسی ڈی جو وہاں کی کرنسی ہے تنخواہ مقرر کی۔ مصری عالم نے اپنے لیے سات سوسی ڈی پر ترجمان بھی رکھا ۔ اور یہ لوگ تمام علاقے میں دورے کرنے لگ گئے ۔ کہتے ہیں رمضان المبارک کے آغاز میں ترجمان نے مصری عالم کے پیسے چوری کر لیے۔ وہاں مصری عالم پیسے بھی لیکر آیا تھا۔ مصری عالم کیلئے جو ترجمان تھا اس کو اس امام سے بھی زیادہ تنخواہ ملتی تھی۔ تو بہرحال کافی رقم تھی ۔ اسلام احمدیت کے خلاف جو مختلف حکومتیں مدد کرتی ہیں ان کی بھی کر رہی ہوں گی۔ تو ان کا ترجمان اس کی رقم چوری کر کے لے گیا۔ اس عالم نے مصر سے جو آئے ہوئے تھے اسے بہت سمجھایا کہ میرے پیسے جو تم نے چوری کیے ہیں واپس کر دو۔ لیکن اس نے پیسے واپس نہیں کیے۔ اس پر اس مصری عالم نے اس ترجمان سے قطع تعلق کر لیا اور اس کے گھر سے ایک دوسرے گھر شفٹ ہو گیا۔ ترجمان نے غصے میں آ کر اس پر چھری سے حملہ کر دیا جسکی وجہ سے وہ مصری عالم وہاں سے اپنے ملک واپس بھاگ گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے جو ہمارے خلاف ارادے تھے کہ یہاں سے احمدیت کو ختم کر دیں گے، احمدیت کو کیا ختم کرنا تھا خود ہی وہاں سے دوڑ گئے۔

☆ لائبیریا کی بومی کاؤنٹی کے مبلغ لکھتے ہیں کہ کس طرح مخالفین کی ناکامی و نامرادی ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں ہم ایک گاؤں بیفینی میں تبلیغ کی غرض سے گئے ۔ یہ گاؤں اپنے ارد گرد کے دیہاتوں سے قدرے بڑا ہے اور علاقہ میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ تبلیغ کے بعد ان کو مارچ 2019ء میں ہونے والے جلسہ سالانہ لائبیریا میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ پر وہاں سے ایک پانچ رکنی وفد شامل ہوا۔ جس میں ان کے امام اور پیراماؤنٹ چیف بھی شامل تھے۔ تبلیغ اور پھر جلسے کے ماحول سے متاثر ہو کر انہوں نے بیعت کرنے کا اعلان کر دیا۔ نومبائعین کی تربیت کیلئے جماعت کی طرف سے وہاں ایک لوکل معلم کو تعینات کر دیا گیا، جس نے جاتے ہی وہاں تعلیم القرآن کی کلاسز شروع کر دیں اور بچوں کو نماز اور دوسری دینی باتیں سکھانی شروع کر دیں۔ اسی اثنا میں جب مخالفین کو معلوم ہوا کہ احمدیت کا اس علاقے میں نفوذ ہوا ہے انہوں نے ایک وفد کی صورت میں اس گاؤں میں جانے کا پروگرام بنایا جس میں پیش پیش بومی کاؤنٹی کے غیر احمدیوں کا چیف امام تھا۔ جب یہ لوگ پہنچے تو پیراماؤنٹ چیف سے مل کر اس کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ احمدی

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

”ہدایت یافتہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اُنہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔“

(بحوالہ اخبار بدر 29 / دسمبر 1983، صفحہ 6)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

اچھے مسلمان نہیں ہیں۔ پہلے تو پیراماؤنٹ چیف نے ان سے کافی مرتبہ نرمی سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی بات تو بتاؤ جس سے یہ ثابت ہو کہ احمدی اچھے مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر مولوی نے کہا کہ یہ قرآن نہیں مانتے اور صرف آپ لوگوں کو یہ بیوقوف بنا رہے ہیں کہ ہم قرآن مانتے ہیں۔ اس پر چیف کو غصہ آ گیا اور اس نے ان کو مخاطب کر کے کہا کہ پچھلے بیس سال میں تم میں سے کوئی بھی ہمارے گاؤں نہیں آیا کہ ہمیں قرآن پڑھاؤ۔ اب احمدی آئے ہیں تو انہوں نے ہمیں دین سکھانا شروع کیا ہے۔ اور قرآن پڑھا رہے ہیں تو تم اب روکنے کیلئے پہنچ گئے ہو۔ لہٰذا احمدی ہمیں بیوقوف نہیں بنا رہے بلکہ تم بیوقوف بنانے آئے ہو۔ اس لئے تم سب یہاں سے فوراً چلے جاؤ اور آئندہ ہرگز اس گاؤں میں قدم نہ رکھنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ آج بھی ہیں آئندہ بھی رہیں گے۔ چنانچہ مخالفین وہاں سے ناکام و نامراد لوٹے۔ اب اس گاؤں کے لوگ پہلے سے بھی زیادہ اخلاص اور وفا کا نمونہ دکھلا رہے ہیں اور باقاعدگی سے چندے کے نظام میں بھی شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہوتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آ جاتے ہیں۔ جیسا کہ اسکا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو اس کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے۔ حتی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں خدا سے یقینی علم پا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مولوی اور ان کے سجادہ نشین، ان کے ملہم اکٹھے ہو کر الہامی امور میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو خدا ان سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا کیونکہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ بات یقینی ہے کہ اب غلبہ اسلام مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ غلبہ عطا فرمانا ہے اور جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے چند ایک واقعات میں نے بیان کیے ہیں کہ عجیب عجیب طریقوں سے اللہ تعالیٰ لوگوں کی رہنمائی فرما رہا ہے۔ اور لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر ہم جو پرانے احمدی ہیں جن کو احمدیت میں ایک عرصہ گزر گیا ہے ان برکتوں کا حصہ بننا چاہتے ہیں جو اس سے وابستہ ہیں تو ہمیں بھی اس پیغام کے پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح جو نئے آنے والے ہیں ان برکتوں سے فیض پانے کیلئے اپنے اس پیغام کو جوان کی اصلاح کا باعث بنا جس نے ان کی حق کی طرف رہنمائی کی ان کو دوسروں تک پہنچانا چاہئے اور تبلیغ کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے مسیح کے مددگار بن کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور جذب کرنے والے ہوں۔

حضور انور کا خطاب 5 بجکر 15 منٹ تک جاری رہا۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی کل حاضری کا اعلان فرمایا کہ امیر صاحب کی طرف سے جو حاضری کی رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق جماعت فرانس کی حاضری 1441 ہے۔ غیر از جماعت کی تعداد 130 ہے۔ مردوں کی کل تعداد 1638 ہے خواتین کی 1095 ہے۔ اس طرح ٹوٹل حاضری 2733 ہے۔ یہاں بھی ہمسایہ اور دوسرے 21 ممالک کی نمائندگی ہے۔

بعد ازاں خدام اور اطفال کے مختلف گروپس نے باری باری دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ سب سے پہلے عرب نوجوانوں نے عربی زبان میں قصیدہ پیش کیا۔ بعد ازاں خدام نے اردو زبان میں ایک دعائیہ نظم پیش کی۔ اسکے بعد بنگالی نوجوانوں نے بنگلہ زبان میں ایک ترانہ پیش کیا۔ اسکے بعد اطفال الاحمدیہ فرانس کے ایک گروپ نے خوش الحانی کے ساتھ نظم ؎

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے
شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹا دیں گے

پیش کی۔

بعد ازاں خدام کے ایک گروپ نے پنجابی زبان میں نظم پیش کی۔ اسکے بعد واقفین نو کے گروپ نے دعائیہ نظم پیش کی۔ آخر پر افریقن احباب نے مل کر اپنے مخصوص انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور آخر پر بڑے بھرپور اور پُرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے۔ اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

بقیہ خطبہ بطرز سوال و جواب از صفحہ نمبر 16

سوال ارجنٹائن کی ایک خاتون جوڈِث صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے متعلق کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جوڈِث صاحبہ کہتی ہیں کہ میری سب سے پسندیدہ تقریر امام جماعت کا اختتامی خطاب تھا جس میں آپ نے بڑی تفصیل اور خوبصورتی سے اسلامی تعلیمات کے ذریعہ قائم ہونے والے ہیومن رائٹس پر روشنی ڈالی۔

سوال یوروگوائے کی ایک مہمان خاتون نے جلسے کے متعلق کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یوروگوائے کی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ میں تیس سال سے زائد عرصے سے اسلامی ممالک اور تنظیموں کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ آپ کے جلسے میں شامل ہو کر دو امتیازی باتیں دیکھی ہیں جو کہیں اَور دیکھنے کو نہیں ملیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جماعت کے اتحاد اور ایک لیڈر کے ذریعہ یک جہتی کی مثال کہیں نہیں دیکھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جماعت میں کسی قسم کا ریس ازم نہیں پایا جاتا خواہ پیدائشی احمدی ہوں یا نئے، خواہ عرب ہوں یا غیر عرب، خواہ پاکستانی ہوں یا غیر پاکستانی، آپ کی جماعت کا نظام ہر قسم کے ریس ازم اور قومی تعصّب سے پاک معلوم ہوتا ہے۔

سوال مراکش کے ایک دوست جو فلسفے کے پروفیسر ہیں، نے جلسے کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس عالمی اجتماع میں جماعت کی بہت مضبوط تنظیم، تقسیم کار اور مہمانوں کے بہترین استقبال کو دیکھا۔ ہمیں جماعتِ احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کا پتا لگا جو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا عکس ہیں۔ اس جلسے کے ذریعہ مخالفین کے پروپیگنڈے کا جھوٹ بھی ہم پر کھل گیا۔ یہ لوگ اس خدائی جماعت سے خواہ مخواہ کینہ اور دشمنی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ انسانیت کی توفیق دیتا چلا جائے۔

سوال فانتا فوفانہ عمر صاحبہ لیفٹیننٹ کسٹم ایئرپورٹ گنی کناکری نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کہتی ہیں کہ میں اگرچہ احمدیہ تعلیمات سے متأثر ہو کر احمدی تو ہو گئی تھی لیکن دل میں خوف تھا کہ کہیں مجھ سے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں ہو گیا۔ لیکن آج جبکہ میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئی تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتی ہوں کہ میرے سارے شکوک و شبہات دور ہو گئے اور جلسے میں شامل ہو کے مجھے یقین ہو گیا کہ دنیا میں آج اگر کوئی جماعت اسلام کی نمائندگی کر سکتی ہے تو وہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے۔

سوال شانتل مارتھ ایتالی گیبون کی بینن میں کونسلر جنرل نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شانتل مارتھ ایتالی صاحبہ کہتی ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے رضا کاروں کا نظام اپنی مثال آپ ہے۔ ہر رضا کار میں عاجزی تھی، خدمت کے جذبے سے معمور تھے اور ہر قسم کی خدمت کے لیے حاضر تھے۔ مہمان نوازی بہت عمدہ تھی۔ میں اپنے آپ کو بھی اس ماحول کا حصہ سمجھنے لگی اور کوئی اجنبیت محسوس نہیں ہوتی تھی۔

سوال ممبر پارلیمنٹ اور فنانس کمیشن بینن کے ہیڈ کولن پطرس صاحب نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ مختلف ثقافتیں، مختلف زبانیں، مختلف رنگ و نسل ان سب کیلئے بغیر پولیس اور فوج کے آپ نے کس طرح ڈسپلن اور بغیر شور و غوغا اور لڑائی جھگڑے کے اس کا انتظام کیا؟ پھر میں سوچتا ہوں کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ اتنی تعداد میں مختلف لوگ ہیں اور پھر بھی کوئی جھگڑا نہیں؟ کہتے ہیں میری سوچ کا نتیجہ یہی ہے کہ بے شک یہ سب کچھ جو نظر آتا ہے آپ کی محنت اور جماعتِ احمدیہ کے ساتھ الٰہی تائیدات سے ہی ممکن ہوا ہے۔

سوال گیبون کے سابق وزیراعظم اور ممبر پارلیمنٹ پاؤل بیوگے صاحب نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ جلسے کے دوران پیش کی جانے والی تقاریر سے مجھے اسلام اور بالخصوص احمدیت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔ میں احمدیت کو بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح سمجھتا تھا لیکن یہاں آ کر معلوم ہوا کہ آپ کا اسلام حقیقی اسلام ہے اور آج دنیا کو اس کی ضرورت ہے۔ میرے ملک کو بھی اسی اسلام کی ضرورت ہے۔

سوال برازیل کے مہمان مورو ہنریق جو کہ پیٹرو پولس سٹی کونسل کے صدر ہیں، نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کی تمام تقاریر حقیقی اسلام کا گہوارہ ہیں۔ آپ کی باتیں از خود دل میں اتر جاتی ہیں۔ ایک بات جس نے مجھ پر ایک غیر معمولی اثر چھوڑا ہے کہ جیسے ہی خلیفہ کہیں بھی آتے ہیں تو ہزاروں افراد کا مجمع یک دم خاموش ہو جاتا ہے، کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض نظام میں نہیں بلکہ تمام لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لیے حد درجہ عزت و احترام ہے۔

سوال ایکواڈور کے اُرلی میسیاس (یہ اپنے علاقے کے بشپ ہیں) نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ مجھے خلیفہ کی تقریر کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے کسی قوم یا مذہب کے بارے میں منفی بات بالکل نہیں کی بلکہ ان کا سارا زور اسلام کی حقیقی اور مثبت تعلیمات پر تھا۔ عالمی بیعت کے متعلق کہتے ہیں کہ جیسے ہی بیعت شروع ہوئی تو کسی نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور میں نے بھی اپنے آگے والے شخص کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تو میں نے محسوس کیا کہ ایک برقی رَو ہے جو تمام شاملینِ جلسہ میں سے گزر رہی ہے۔ میں نے خاص طور پر یہ محسوس کیا کہ احمدی اس بیعت کے بعد اپنے آپ کو تازہ دم محسوس کر رہے تھے اور ایسے ہیں کہ جیسے انہیں ایک نئی زندگی مل گئی ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کن کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے جو 30 جولائی 2019ء کو ربوہ میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ انا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالب دعا: جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں"

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں"

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

جلسہ سالانہ یو.کے 2019 کے کارکنان اور مہمانان کرام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرّیں نصائح

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2؍اگست 2019 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ یو.کے کے ساتھ کن جلسوں کے انعقاد کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ ماہ جرمنی کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ دنیا کی بڑی، مغربی ممالک کی جماعتوں میں سے کینیڈا کا جلسہ ہوا۔ پھر گزشتہ ماہ امریکہ کا جلسہ سالانہ ہوا اور دنیا کے اَور بھی بہت سارے ممالک میں جلسے ہوئے اور بڑی شان سے ہم ہر جگہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے وعدے پورے ہوتے دیکھتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ یو کے کی کیا امتیازی خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یو.کے کے جلسہ سالانہ کو اب بین الاقوامی جلسے کی حیثیت دی جانے لگی ہے۔ یہ صرف یو.کے کا جلسہ نہیں رہا گو کہ جرمنی کا جلسہ بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے لیکن پھر بھی مرکزی جلسہ یو.کے کا ہی ہے اور یہاں شمولیت کی باہر کے لوگوں کی کوشش زیادہ ہوتی ہے کیونکہ خلافت کا مرکز یہاں ہے۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ یو کے کی تاریخ کے حوالے سے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گو کہ جلسہ سالانہ یو.کے کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے۔ اس وقت کے جلسے تو اب شاید یہاں کے ایک حلقے کی ماہانہ میٹنگ سے بھی تعداد کے لحاظ سے کم ہوتے ہوں گے۔ اس لیے میں نے گزشتہ 35 سالہ تاریخ کا حوالہ دیا ہے جو خلافتِ احمدیہ کے مرکز کی یو.کے میں جلسوں کی تاریخ ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یو.کے کے ابتدائی جلسوں کی کیا کیفیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابتدائی جلسوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خود بہت زیادہ رہنمائی کرتے تھے۔ یہاں انتظامات بتانے کیلئے ان کو بہت محنت کرنی پڑی۔ لنگر کا انتظام ایک بہت بڑا انتظام ہے۔ یہاں وسائل اور سہولت بھی پاکستان کی طرح نہیں۔ میں پہلی دفعہ 1988ء کے جلسے میں شامل ہوا تھا اور اس وقت انتظامیہ کی حالت دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ پانچ چھ ہزار کیلئے انتظام کرنا بھی ان کو کس قدر پریشانی میں ڈال رہا ہے۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ یو.کے کے کارکنان کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج ہم دیکھتے ہیں کہ انتظامات میں یہاں کے کارکنان شاید ربوہ کے کارکنان کی مدد کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہمارے یہاں کام کرنے والے اپنے تجربات کے بعد اتنے ماہر ہو گئے ہیں کہ ان کی روٹی ربوہ کے افسران کو بھی پسند آنے لگ گئی ہے۔

سوال حضور انور نے روٹی پلانٹ اور آٹا گوندھنے والی مشین کی تدریجی ترقی کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس دفعہ روٹی پلانٹ اور آٹا گوندھائی کی مشین میں بعض improvements ہوئی ہیں جس سے آٹا نکالنے میں مزید آسانی پیدا ہوئی ہے۔ کہاں تو وہ وقت تھا کہ چار پانچ ہزار کو کھانا کھلانا ایک چیلنج ہوتا تھا۔ نوے فیصد روٹی بازار سے خریدی جاتی تھی۔ ایک چھوٹا سا سیکنڈ ہینڈ روٹی پلانٹ تھا جو تھوڑی تھوڑی دیر بعد خراب ہوتا رہتا تھا۔ اور کہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پینتیس چالیس ہزار افراد کے لیے یہ خود روٹی پکاتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگیں دھونے والے شعبہ کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لنگر خانے کے حوالے سے دیگیں دھونے کا بھی ایک بہت بڑا کام ہے۔ ان کو چند سال پہلے جرمنی سے ہمارے احمدی انجنیئرز کی بنائی ہوئی دیگیں دھونے کی مشین منگوا کر دی گئی تھی۔ یہاں ہمارے اس شعبہ نے دو تین سال تک تو اُس مشین کو میرے کہنے پر استعمال کیا لیکن گزشتہ سال سے انہوں نے بڑی منت سے یہ کہنا شروع کیا کہ ہمیں ہاتھ سے ہی دھونے دیں کہ ہم کم وقت میں یہ دیگیں دھو لیتے ہیں۔ بڑے اخلاص اور جذبے سے کارکن یہ کام کرتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام شعبہ جات کے کارکنان اور کارکنات کو کیا عمومی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میں ہمیشہ کارکنوں کو کہا کرتا ہوں کہ جس شوق اور جذبے سے آپ نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کیا ہے آپ کا کام ہے کہ اس جذبے کو آخر وقت تک قائم رکھیں۔ اور اس کا اظہار آپ کے چہروں کی مسکراہٹوں اور مہمانوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے سے ہوگا۔

سوال حضور انور نے جلسہ کے کارکنان کو کس دوہرے ثواب کی خوشخبری عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کارکنان اور کارکنات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اس جلسے میں دوہرا ثواب کما رہے ہیں اور برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ایک جلسہ میں شامل ہو کر اس جلسہ کی برکات سے فیض پا کر اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر کے ان برکات کو حاصل کر رہے ہیں۔

سوال حضور انور نے مہمان نوازی کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے کہ اس کا ذکر حضرت ابراہیمؑ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دو مرتبہ فرمایا ہے۔ آپ نے سلام دعا کے بعد جو پہلا کام کیا وہ فوری طور پر بھنا ہوا بچھڑا پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کو کن تین باتوں کے کرنے کا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلی بات یہ کہ اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ ایک مومن لغو اور بیہودہ باتیں نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرو۔ یہاں جو اس جلسے میں شامل ہونے والے ہیں وہ بھی ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ مہمانوں کو بھی کام کرنے والوں کی عزت اور احترام کرنا چاہیے اور کارکنوں کو بھی مہمانوں کی عزت اور احترام کرنا چاہیے۔ تیسری بات یہ بتائی کہ اپنے مہمان کا احترام کرو۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب زیادہ مہمان آتے تھے تو آپؐ کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب زیادہ مہمان آتے تھے تو صحابہ میں بانٹ دیا کرتے تھے اور پھر مہمانوں سے پوچھا بھی کرتے تھے کہ کیا تمہارے بھائیوں نے تمہاری مہمان نوازی اچھے طور پر کی اور پھر صحابہ بھی ایسی مہمان نوازی کرتے تھے کہ مہمان جواب دیا کرتے تھے کہ ہمیں ہمارے میزبانوں نے اپنے سے بہتر رکھا اور اپنے سے بہتر کھلایا۔

سوال حضور نے جلسہ کے کارکنان کو کیا عمومی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کارکنان جو کسی بھی خدمت پر مامور ہیں انہیں چاہیے کہ ان میں سے ہر ایک سو فیصد قربانی کے جذبے سے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہمان نوازی کرے۔ اس وقت جو قربانی ہے وہ وقت کی قربانی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی جذبات کی قربانی بھی مانگی جاتی ہے۔ بعض دفعہ مہمان نامناسب رویّہ دکھا دیتے ہیں تو اس حالت میں صبر کرنا پڑتا ہے۔ شاید کسی غلط فہمی کی وجہ سے انہوں نے زیادتی کا رویہ دکھایا ہو اس لیے ہم معذرت کر کے چاہے اپنی غلطی نہ بھی ہو ان کا کام کر دیتے ہیں اور یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو اس زمانے میں ہمیں مہمانوں کے لیے دکھانے چاہئیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر جلسہ کے کارکنان کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؑ نے اپنے کارکنوں کو ایک موقعے پر فرمایا کہ دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوتے ہیں۔ بعض کو تم پہچانتے ہو بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاحترام جان کر ان کی تواضع اور خدمت کرو۔ فرمایا تم پر میرا حسنِ ظن ہے کہ مہمان کو آرام دیتے ہو۔

سوال حضور انور نے مہمانوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں مہمانوں کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک بات تو پہلے میں نے کی کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا سب کا فرض ہے۔ مہمانوں کا بھی، میزبانوں کا بھی۔ جہاں اسلام ہمیں مہمانوں کی عزت اور تکریم کا حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی مہمانوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ تم زیادہ بوجھ میزبان پر نہ بنو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے ہاں زیادہ لمبا مہمان ٹھہرنا جو ہے اور گھر والے پر جو بوجھ بنتا ہے وہ اسی طرح ہے جس طرح تم صدقہ لے رہے ہو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آخر پر ایم ٹی اے کے متعلق کیا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل کی طرف سے آج ایک نئی ایپ لانچ ہوگی اور جو سمارٹ ٹی وی ایپ ہے۔ کسی بھی ملک میں اب اس ایپ کو ڈاؤن لوڈ کر کے ایل جی، فلپس، ایمازون فائیر ٹی وی، سونی اور اینڈرائڈ کے ٹی وی سیٹس پر ڈش انٹینا کے بغیر بھی ایم.ٹی.اے کے تمام چینلز یعنی ایم.ٹی.اے ون، ایم.ٹی.اے ٹو، ایم.ٹی.اے تھری اور ایم.ٹی.اے العربیۃ اور ایم.ٹی.اے افریقہ دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں ایم.ٹی.اے پہلے ہی سیمسنگ پلیٹ فارم پر موجود ہے۔

......☆......☆......☆......

میں تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں
معاون سے لے کر افسر تک ہر ایک بے نفس ہو کر اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دے رہا تھا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9؍اگست 2019 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ یو کے کے کارکنان کا کن الفاظ میں شکریہ ادا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میں تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کسی بھی شعبے سے منسلک تھے۔ معاون سے لے کر افسر تک، عورت، مرد، بچے، جوان، بوڑھے ہر ایک بے نفس ہو کر اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ جلسے کے کارکنان کے علاوہ مستقل مرکزی دفاتر کے کارکنان ہیں۔ ایم۔ٹی۔اے کے کارکنان ہیں۔ غرض کہ ہر شعبہ جلسے کے دنوں میں اپنا بڑا فعال کردار ادا کرتا ہے۔ پھر ریویو آف ریلیجنز کی ہے۔ پھر مخزنِ تصاویر ہے۔ تو یہ سب شعبے اور تمام کارکنان جو ہیں، سب اپنا ایک اہم کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ لوگ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔

سوال مالے ہوسو یعقوب صاحب مسلم کمیونٹی بینن کے وائس پریزیڈنٹ نے جلسے کے متعلق کیا تاثرات بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مالے ہوسو یعقوب صاحب کہتے ہیں میں نے بیس سے زیادہ حج کیے ہیں لیکن جماعتِ احمدیہ کے جلسے میں شامل ہو کر مجھے اس سے کہیں زیادہ بہتر انتظامات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے بہت سی مذہبی کانفرنسز اور اجتماعات میں شرکت کی ہے لیکن جلسہ سالانہ جیسا ماحول کہیں نہیں ملا۔ میری تقاریر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سے صحیح اسلام کا پیغام ملا اور اسی پیغام کی عالمِ اسلام کو اور مسلمانوں کو ضرورت ہے۔

سوال برکینا فاسو کے سیمون سوادوگو صاحب، وزیر مذہبی امور، وزیرِ داخلہ اور وزیرِ مملکت نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے کہا کہ جلسے کے مقدس اور پاکیزہ ماحول نے روحانی طور پر میری بہت مدد کی ہے۔ جلسے میں کام کرنے والے رضا کار ٹائلٹ صاف کر رہے تھے، پلیٹیں دھو رہے تھے، چھوٹے بچے پانی پلا رہے تھے۔ یہ سب کچھ جذبۂ ایثار کے بغیر ممکن نہیں۔ بیعت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اخلاص، وفا اور اطاعت کی ایک زنجیر ہے جو دنیا کے لیے نمونہ ہے۔

سوال جاپان کے بدھ مت کے معبد کے چیف یوشیدانی چی کو نے جلسہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یوشیدانی چیکو صاحب کہتے ہیں کہ جلسے کا ماحول دیکھ کر دل کو حقیقی سکون ملتا ہے۔ حفاظت کیلئے چیکنگ تو ہوتی ہے لیکن کوئی جھگڑا نہیں دیکھا، کسی کو تلخ ہوتے نہیں دیکھا۔ خطاب بہت بَروقت محسوس ہوا۔ آپ کی نصائح ہم اپنے معاشرے میں بھی استعمال کر کے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دنیا میں امن کے قیام اور محبت و اخوت پر مبنی معاشرے کی تشکیل کیلئے مجھے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دینا چاہیے لہٰذا میں بھی بیعت میں شامل ہو گیا۔ میں آپ کی لیڈرشپ کو تسلیم کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ دنیا کے امن کیلئے کی جانے والی کاوشوں میں آپ کا مددگار رہوں گا۔

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشادِ نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED

MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِیپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (کھانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں

Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

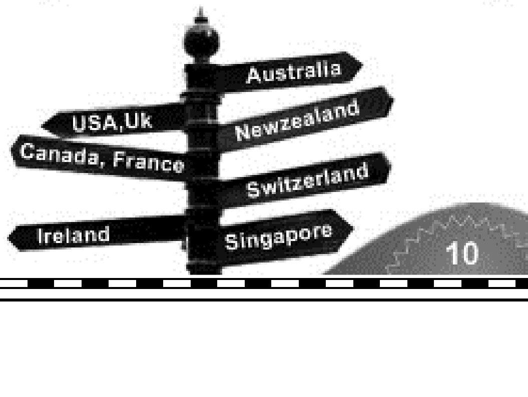

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 23 -30 - Janaury - 2020 Issue. 4-5

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے اوصاف حمیدہ کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24رجنوری 2020 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن رواحہ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بنو حارث بن خزرج کے سردار تھے۔ ابن سعد کے مطابق آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب بھی تھے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ آپ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ غزوہ موتہ کے سرداروں میں سے ایک سردار آپ بھی تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے خطبہ کے دوران آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ یہ سنتے ہی آپ مسجد سے باہر جس جگہ کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے جب نبی ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا: زادك الله حرصا على طواعة الله وطواعة رسوله کہ اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کی خواہش میں اللہ تمہیں زیادہ بڑھائے۔

حضرت ابوھریرۃ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نعم الرجل عبدالله ابن رواحة۔ کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کتنے ہی اچھے آدمی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو فتح خیبر کے بعد پھلوں اور فصل وغیرہ کا اندازہ لگانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ اتنے بیمار ہوئے کہ بیہوش ہو گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے آئے۔ فرمایا اے اللہ اگر اس کی گھڑی مقدر ہے تو اس کے لئے آسانی پیدا کر دے اور اگر اس کا موعود وقت نہیں ہوا تو اسے شفا عطا فرما۔ اس دعا کے بعد حضرت عبداللہ نے بخار میں کچھ کمی محسوس کی تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ کہہ رہی تھی کہ ہائے میرا پہاڑ ہائے میرا سہارا جب میں بیمار تھا تو میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ لوہے کا گرز اٹھائے کھڑا یہ کہہ رہا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہو۔ اگر میں کہتا کہ ہاں میں ایسا ہوں تو وہ ضرور مجھے گرز مار دیتا۔

آپ شاعر بھی تھے اور ان شاعروں میں سے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مخالفین کی بیہودہ گوئیوں کا جواب دیا کرتے تھے۔ ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اشعار کو سن کر فرمایا کہ اے ابن رواحہ اللہ تم کو ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروۃ نے کہا ہے کہ اللہ نے ان کو اس دعا کی برکت سے خوب ثابت قدم رکھا حتی کہ آپ شہید ہوئے اور ان کے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ والشعراء يتبعهم الغاوٗن۔ اور رہے شاعر تو محض بھٹکے ہوئے ہی ان کی پیروی کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اُن میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ سوائے ان کے جو ان میں سے ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے۔

حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد حرام میں اونٹ پر بیٹھے داخل ہوئے۔ آپ عصا سے حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے۔ آپ کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے جو آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے اور یہ اشعار کہہ رہے تھے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے کفار آپ کے راستے سے ہٹ جاؤ ہم نے آپ ﷺ کے رجوع کرنے پر تمہیں ایسی مار ماری جو سروں کو مقام استراحت سے ہٹا دے۔ حضرت قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ سے فرمایا کہ اترو اور ہمارے اونٹوں کو حرکت دو۔ اس پر آپ نے جو اشعار کہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے پروردگار اگر تو نہ ہوتا تو ہم لوگ ہدایت نہ پاتے نہ تو صدقہ و خیرات کرتے نہ نماز پڑھتے ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما اور جب ہم دشمن کا مقابلہ کریں تو ہمارے قدم ثابت رکھ کیونکہ کفار ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان پر رحمت کر اس پر حضرت عمر نے کہا آنحضرت ﷺ کی دعا سے یہ رحمت تو واجب ہو گئی۔

حضرت عروۃ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابوطالب ان کی جگہ پر ہوں پھر اگر حضرت جعفر بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ سردار بنیں اگر عبداللہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو پسند کریں اس کو اپنا سردار بنا لیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس وقت یہ اشعار پڑھے: میں خدائے رحمن سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تلواروں کا ایسا وار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں جو کشادہ گھاؤ والا ہو اور تازہ خون نکالنے والا ہو جس میں جھاگ اٹھ رہی ہو اور نیزے کا ایسا حملہ جو پوری تیاری سے خون کے شدید پیاسے کے ہاتھوں سے کیا گیا ہو جو انتڑیوں اور جگر سے پار ہو جائے یہانتک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گزریں تو کہیں کہ اے جنگ میں شامل ہونے والے اللہ تیرا بھلا کرے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رخصت کیا۔ موتہ مقام پر تین لاکھ رومی لشکر کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ ہوا جو صرف تین ہزار تھے۔ مسلمان کمانڈر ایک کے بعد ایک شہید ہوتے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو شہادت کی اطلاع دی۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر لوگوں کو سنائی۔ آپ نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے لیا اور وہ بھی شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ بھی شہید ہوئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے فرمایا پھر جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا آخر اللہ نے اس کے ذریعہ سے فتح دی۔

حضرت عروۃ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے آپ نے اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا آپ حضرت سعد بن عبادۃ کی عیادت کے لئے بنوحارث بن خزرج قبیلہ میں تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے۔ جس میں عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول بھی تھا اور اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب مجلس میں سواری کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک اپنی چادر سے ڈھانک لی پھر کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں السلام علیکم کہا پھر ٹھہرے اور سواری سے اترے اور انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پڑھا۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا کہ اے شخص یہ اچھی بات نہیں اگر جو تم کہتے ہو وہ سچ ہے تو ہماری مجالس میں ہمیں تکلیف نہ دو اور اپنے ڈیرے کی طرف لوٹ جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اس کے پاس بیان کرو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے فوراً عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں ہم یہ پسند کرتے ہیں۔ حضرت ابودرداء بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ رمضان کے مہینے میں شدید گرمی میں نکلے اور ہم میں کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں نے ایک مرحوم کا ذکر کرنا ہے یہ ہیں ہمارے محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب جو منظور احمد قریشی صاحب کے بیٹے تھے۔ 19رجنوری 2020ء کو دوپہر ایک بجے کے قریب اپنے گھر میں تقریباً 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ اجمیر شریف انڈیا میں پیدا ہوئے تھے۔ 1937ء میں ان کے والد نے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان کی والدہ مکرمہ منصورہ بشریٰ صاحبہ ابھی حیات ہیں۔ مکرم ڈاکٹر قریشی صاحب کے والدین قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے لاہور آ گئے تھے۔ یہیں انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا، پھر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخل ہوئے اور ایم.بی.بی.ایس کیا، پھر یہ مزید تعلیم کے لئے انگلستان آ گئے اور خصوصیت کے ساتھ دل کے امراض میں مہارت حاصل کی۔ 1968ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو فرمایا کہ آپ ہمارے پاس کب آ رہے ہیں تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا جب آپ حکم دیں چنانچہ آپ نے کہا آپ آ جائیں اور آپ انگلستان ترک کر کے ربوہ منتقل ہو گئے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹر صاحب کا تقرر ہوا اور پھر یہ لمبا عرصہ وہاں کام کرتے رہے۔

11 جولائی 1983ء کو چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال مقرر ہوئے۔ ساٹھ سال کی عمر تک فضل عمر ہسپتال کی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 20راگست 98ء کو ریٹائر ہوئے 6رستمبر 98ء کو دوبارہ فضل عمر ہسپتال جائن کر لیا اور 10رستمبر 2000ء تک آپ کو فضل عمر ہسپتال میں خدمت کی توفیق ملی۔ اس طرح فضل عمر ہسپتال میں ان کی خدمت کا عرصہ تقریباً تیس سال پر محیط ہے۔ ان کی اہلیہ بھی چند دن پہلے فوت ہوئی تھیں اور ان کا ذکر میں نے کیا تھا اور اگلے دو دن بعد ان کی وفات بھی ہو گئی۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر عطاء المالک کہتے ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے والد صاحب نے کبھی تہجد کی نماز نہیں ترک کی اسی طرح ہماری والدہ ہمیں بتاتی تھیں کہ شادی کے پہلے دن سے تہجد کی نماز باقاعدگی سے پڑھتے تھے غرض تقریباً پچاس سال سے زائد عرصہ تک روزانہ بلاناغہ تہجد کا اہتمام کیا۔

ہر سال بڑے اہتمام سے انگلستان اور قادیان کے جلسہ میں شرکت کرنے کیلئے جاتے تھے۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ امی کی وفات کے بعد مجھے کہا کہ میرے ساتھ اپنی امی کی تمام چیزوں کے انتظامات میں مدد کرو۔ کام مکمل ہونے پر اس قدر شکر گزار ہوئے کہ میں شرمندہ ہو گئی۔ کام کرتے ہوئے بار بار مجھے کہتے تھے کہ بیٹی سب کام جلدی جلدی آج ہی مکمل کر لو کیونکہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اس وقت تو میں نے زیادہ دھیان نہیں دیا مگر بعد میں بھائی نے بتایا کہ آپ نے اپنے بارے میں کوئی خواب دیکھی تھی اور کہا تھا کہ میرا وقت اب کم ہے۔

ڈاکٹر حسین صاحب کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ میرے ساتھی ڈاکٹر جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے مجھے پوچھتے تھے کہ تم ربوہ جیسی چھوٹی سی بستی میں جو کام کرتے ہو اس کا معاوضہ تمہیں کیا ملتا ہے۔ کہتے ہیں میں جواب دیا کرتا تھا کہ لوگوں کو اندازہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی آپ لوگ سمجھ سکتے ہو کہ میں ربوہ میں بیٹھ کر جو کام کر رہا ہوں اس کا کیا معاوضہ ہے۔

ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے ایک دفعہ دوپہر کے وقت رحمت علی صاحب ڈرائیور کی اہلیہ ایمرجنسی میں آئیں۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو ہسپتال آنے کی درخواست کی۔ تو چند منٹ میں اپنے گھر دارالعلوم شرقی سے تشریف لے آئے۔ جماعت کے وفادار تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم نوجوان ڈاکٹرز اپنے افسر بالا کی تادیبی سختیوں سے جزبز ہوتے تو ہمیں بڑے پیار سے بٹھا کر سمجھاتے کہ ہمیں ہر حال میں نظام کی اطاعت کرنی ہے اور صبر کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کے بچوں میں بھی جاری رکھے۔ ان کی والدہ کافی بیمار بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم اور فضل فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad